ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 14 | جمعۃ المبارک 12/ جنوری 2007ء | 22/ ذوالحجہ 1427 ہجری قمری ❁ 12/ صلح 1386 ہجری شمسی | شمارہ 02

قابل عزت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ستّر امتوں کی تکمیل کرتے ہو اور تم ان سب سے بہتر اور اللہ کی نظر میں قابل عزت ہو۔

(مسند احمد حدیث نمبر 11158)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

لوگوں کی بداعتقادیوں اور بدعملیوں نے خدا کے عذاب کو بھڑکا دیا ہے۔

انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟

جو قرآن میں قصص پائے جاتے ہیں تو یہ صرف قصہ کہانیاں نہیں بلکہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔

”یہ باتیں جو مَیں کہہ رہا ہوں مَیں نہیں جانتا کہ تم میں سے کتنے آدمی ہیں جو سچے دل سے ان باتوں کو مانتے ہیں۔ مگر مَیں پھر بھی وہی کہتا ہوں کہ یہ دن جو آنے والے ہیں تو یہ نہایت سخت ہیں۔ لوگوں کی بداعتقادیوں اور بدعملیوں نے خدا کے عذاب کو بھڑکا دیا ہے۔ تمام نبیوں نے اس زمانہ کی نسبت پہلے ہی سے خبر دے رکھی ہے کہ اس وقت ایک مری پڑے گی اور کثرت سے اموات ہوں گی۔

اور پھر حدیثوں میں لکھا ہے کہ جہاں تک خدا کے مسیح کی نظر پہنچ سکے گی کافر تباہ اور ہلاک ہوتے جائیں گے۔ یہ بھی بالکل سچی بات ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس پر اس کی نظر پڑے گی وہی تباہ ہوتا جائے گا بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اس کی نظر میں نشانہ بنیں گے وہ تباہ اور ہلاک ہوتے جائیں گے۔ لیکن اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57)۔ یعنی تمام جنّ اور انسان صرف اسی واسطے پیدا کئے گئے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے۔

مگر اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور اور لاہور، امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں مگر اُن کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔

انسان جتنی ٹکّریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے۔ اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو محض ایک بچہ کی خاطر وہ کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہاں کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جتنی جلدی اُس سے ہو سکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے۔ جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان آہستہ آہستہ خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا جلدی سے اس کی طرف آتا ہے اور اگر انسان جلدی سے اس کی راہ میں ترقی کرتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ لیکن اگر بندہ خدا سے لاپروا بن جائے اور غفلت اور سُستی سے کام لے پھر اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

ایک دفعہ سورۂ کہف جس میں ذوالقرنین کا بھی ذکر ہے، مَیں دیکھ رہا تھا تو جب مَیں نے اس قصّہ کو غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس میں بعینہٖ اسی زمانہ کا حال درج ہے۔ جیسے لکھا ہے کہ جب اس نے سفر کیا تو ایسی جگہ پہنچا جہاں کہ اُسے معلوم ہوا کہ سورج کیچڑ میں ڈوب گیا ہے اور یہ اس کا مغربی سفر تھا۔ اور اس کے بعد پھر وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچتا ہے جو دھوپ میں ہیں اور جن پر کوئی سایہ نہیں۔ پھر ایک تیسری قوم اُسے ملتی ہے جو یاجوج ماجوج کے حالات بیان کر کے اس سے حمایت طلب کرتی ہے۔ اب مثالی طور پر تو خدا تعالیٰ نے یہی بیان کیا ہے لیکن ذوالقرنین تو اس کو بھی کہتے ہیں جس نے دو صدیاں پائی ہوں اور ہم نے دو صدیوں کو اس قدر پا لیا ہے کہ اعتراض کا موقعہ ہی نہیں رہتا۔ مَیں نے ہر صدی پر دو صدیوں سے حصہ لیا ہے۔ تم حساب کر کے دیکھ لو۔ اور یہ جو قرآن میں قصص پائے جاتے ہیں تو یہ صرف قصہ کہانیاں نہیں بلکہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ جو شخص ان کو صرف قصّے کہانیاں سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ غرض اس حساب سے تو مجھے بھی ذوالقرنین ماننا پڑے گا اور ائمہ دین میں سے بھی ایک نے ذوالقرنین سے مسیح مراد لیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس قصّہ میں مغربی اور مشرقی دو قوموں کا ذکر کیا ہے۔ مغربی قوم سے مراد تو وہ لوگ ہیں جن کو انجیل اور دیگر صحیفہ جات کا صاف شفاف پانی دیا گیا تھا مگر وہ روشن تعلیم انہوں نے ضائع کر دی اور اپنے پاس کیچڑ اور گند باقی رہنے دیا۔ اور مشرقی قوم سے وہ مسلمان لوگ مراد ہیں جو امام کے سایہ کے نیچے نہیں آئے اور دھوپ کی شعاعوں سے جھُلسے جا رہے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت بہت خوش نصیب ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی لیکن یہ ابھی ابتدائی حالت ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 405-407 جدید ایڈیشن)

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

معارف قرآنی کے خزانہ کی آسمانی چابی

2رمئی 1905ء کا واقعہ ہے کہ نماز ظہر سے قبل ایک نئی روشنی کے مسلمان بمبئی سے کسی تقریب پر لاہور آئے جہاں سے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے شوق ملاقات میں قادیان تشریف لائے اور حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا:

''ہمارا منشاء یہ نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو۔ خود ہماری جماعت میں انگریزی خوان ہیں اور بی اے، ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور معزز سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ اس سے نیک فائدہ اٹھاؤ اور اس کے بُرے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے۔

ہر شے میں ایک اثر ہوتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریّت یا دہریّت کی طرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں اس واسطے بغیر کسی زبردست رُشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور لے لیتا ہے۔ آج کل دُنیا کے لئے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے مگر معاش کے لئے سب دروازے کھلے ہیں۔ افراط کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ دُنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا آخرت کے لئے وہ اس قدر محنت اور جان خراشی کرتے ہیں جس قدر کہ وہ دُنیا کے لئے کر رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ اس طرف کا معاملہ بھی کبھی پڑے گا۔

نوجوان نے عرض کی کہ مَیں نے عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی ہے۔

حضرت نے فرمایا:

ہم تو صرف اتنے پر بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ کیا ہزاروں مولوی ایسے نہیں ہیں جو بڑے بڑے علوم عربیہ کی تحصیل کر چکے ہیں مگر پھر بھی وہ اس سلسلہ حقّہ کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ علوم اُن کے واسطے اور بھی زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں۔ ہزاروں مولوی ہیں جو بجز گالیاں دینے کے اور کچھ کام نہیں رکھتے۔ بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی میں ہے تاہم جب ایک مدّت گزر جاتی ہے اور خدا کے ایک رسول کو بہت زمانہ گزر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہیں جن کے معانی اور معارف کسی پر نہیں کھل سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے واسطے کوئی چابی پیدا نہ کردے۔ جب خدا کی طرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ صاحب حال ہوتا ہے اس واسطے اس کی تفسیر درست ہوتی ہے۔ زندہ دل کے سوا کچھ نہیں۔ یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔

(نوجوان: جہالت ہے)

خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت ہو گئے۔ حدیث نبویؐ سے بھی یہی ثابت ہے کہ فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مُردوں میں دیکھا پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کئے چلے جاتے ہیں۔

(نوجوان: جہالت اور بدقسمتی)''۔

(بدر11رمئی1905ء۔ملفوظات جلد چہارم صفحہ 276-277)

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے
آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں

یہ روشن خیال نوجوان ابوالکلام آزاد صاحب کے بڑے بھائی غلام یٰسین ابو النصر آہ تھے جن سے صدہا لوگ بیعت تھے۔ اور وہ ہر ہفتہ وائی ایم ایس کے پریچنگ ہال میں غیر مسلموں سے مباحثہ کرتے اور ان میں حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس لٹریچر ہی سے استفادہ کرتے تھے۔ آپ نے نہایت ذوق وشوق سے مسیح موعودؑ کے پاک کلمات سنتے ہی شرف بیعت حاصل کیا۔ ان کے ساتھ ابوالکلام آزاد بھی تھے مگر وہ اس دولت ایمان سے آخر عمر تک محروم رہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ظاہری طلاقت لسانی اور قلمی قوتیں خدا کے فضل وکرم کے بغیر اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتیں جتنی آفتاب عالم تاب کے مقابل پر مرے ہوئے کیڑے کی ہوتی ہے۔

بر کسے چوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

❀❀❀❀❀

تحریک خلافت اور اس کے ہیرو کے خدّ وخال

1920ء میں ''تحریک خلافت'' کے بانی گاندھی اور ان کے ناقوس خصوصی اور مسلمانوں کے ہیرو آزاد صاحب تھے۔ یہ تحریک مسلمانان ہند کی ملی وسیاسی زندگی کا خونچکاں باب ہے جس کا تصور کر کے آج بھی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے جس کا انجام ہزاروں مسلمانوں کی بربادی کی صورت میں ہوا۔ اسی طرح 1935ء میں ان کی قائم کردہ احرار پارٹی مسجد شہید گنج کے معاملہ میں کس طرح معصوم مسلمانوں کی خونریزی کا تماشہ کرتی رہی۔ اس سلسلہ میں سابق جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن جناب محمد الیاس مسعود قریشی کا یہ بیان خاص توجہ کے لائق ہے۔

''......اسی طرح تحریک خلافت میں بھی چند لوگ ابھرے، انہوں نے قوم کو ایک نعرہ دے دیا۔ حتی کہ ترک وطن پر بھی آمادہ کر لیا۔ مخلص کارکنوں نے نہ صرف خود زندگی بھر کے اثاثے بیچ ڈالے بلکہ اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کو بھی مجبور کیا کہ وہ بھی ترک وطن کریں۔ لیکن تحریک میں لیڈر تو محفوظ رہے مگر کارکن قربانی کا بکرہ بن گئے اور بعد میں کسی لیڈر نے کارکن کی خبر تک نہ پوچھی۔ اسی طرح شہید گنج اور خاکسار تحریک میں غلط لیڈر شپ نے قوم کے خون کو انگریز کے جبر واستبداد کی گولیاں ٹھنڈی کرنے کے لئے مانند آب ٹھنڈا کر دیا۔ نقصان کس نے اٹھایا؟ بچے کس کے یتیم ہوئے؟ گھر بار کس کے اجڑے؟ روزگار کس کا تباہ ہوا؟ فاقے کاٹنے کی مصیبت کس کو اٹھانا پڑی۔ یہ سب کچھ کارکنوں کے حصّہ میں آیا۔ لیڈر تو اپنی لیڈری کے طفیل ہر رنج وغم سے محفوظ رہے''۔

(نوائے وقت ۔اشاعت خاص ۔ بیادگار بانی اخبار جناب حمید نظامی)

چھری چلاتے رہو جو گلا بھی مل جائے
جب آئے جی میں پڑھو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه
جلّاد سے ڈرتے ہیں نہ واعظ سے جھگڑتے
ہم سمجھے ہوئے ہیں اُسے جس بھیس میں آئے

❀❀❀❀❀❀❀❀

نعت بحضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

برتر از وہم وگماں ہے عاشقوں کا کاروبار — لاکھ ہوں دنیا میں کام ان کو مگر دل محو یار
تجھ کو اک کانٹا چبھے ہر پل رُلاوے زار زار — عاشقِ حسن ازل کی راہ ساری خار زار
پائے استقلال ہے راہ وفا میں گامزن — اور رگِ جاں میں ہے یادِ یار ہردم موجزن
جو رضائے ذاتِ باری پر سبھی کچھ وار دیں — بچہ و زن اُن پہ آخر بوجھ کس طرح بنیں
خانہ زادِ زُلف زنجیروں میں بھی محوِ نگار — وصل میں ہر خار گُل ہو اور گُل ہجراں میں خار
ہو گئے وہ عظمت مولیٰ میں اس طرح فنا — غرقۂ دریائے وحدت ہو گئے وہ باوفا
عاشقانِ ایزدی اپنے نفس سے ہیں جدا — ہیں ملائک کی طرح وہ تابع حکم خدا
اُن کی سب سختی ونرمی ہے خدا کے اِذن سے — اُن کی ہر خواہش ہے ذاتِ کبریا کے اِذن سے
فانیٔ عشقِ اَحد کی ذات میں حق کا جمال — جس کے پرتو سے ہیں روشن اسکے روحانی کمال
شیشۂ اعمال میں ظاہر ہوئی جب خوئے حق — چشمۂ صافی بنا اک جگمگاتی جوئے حق
مہر اُسکا رحمتِ حق بن کے پیاسوں پر گرا — قہر اُسکا دو جہاں میں ہو گیا قہر خدا
اِس سے سمجھو اب زمانے میں مقامِ انبیاء — واصلان لم یزل ہیں دور تر از ما سوا
آلۂ تقدیر ربّانی ہیں اس عالم میں وہ — نورحق در جسمِ انسانی ہیں اس عالم میں وہ
ہو گئے یوں حضرت عزّت کے پہلو میں نہاں — ایک قطرہ جس طرح بر سطح بحر بیکراں
جب ہوئے وہ رنگ محبوبی میں گُم دُنیا سے دور — ہو گیا سایہ فگن اُن پر اُلوہیت کا نور
اُن کی قدر ومنزلت سے تجھ کو آ گاہی نہیں — ہر کس و ناکس پہ اُنکا راز کھلتا ہی نہیں
روئے حق کا سب سے افضل آئینہ ہے مصطفٰےؐ — خوئے حق کی ایک کامل جلوہ گاہ ہے مصطفٰےؐ
طالب حُسنِ ازل اُس در پہ جا کر دیکھ لے — 'مَنْ رَانِیْ قَدْ رَاَی الْحَقّ'☆ آزما کر دیکھ لے
کور چشموں کے لئے سُرمہ ہے اُسؐ کی خاک پا — دیدۂ بینا کو اک شمس الضحٰی ہے مصطفٰےؐ
جادۂ عشق و وفا میں جس سے قدموں کو ثبات — اُسکےؐ در پہ آج بھی بٹتا ہے وہ آب حیات
ہے اُسیؐ کے نور سے روشن یہ بزم اصفیاء — سب اُسیؐ گردوں کے تارے اولیاء و انبیاء
کیا خبر اُس دل کو جس پر غفلتوں کی مُہر ہو — موجزن جس کی رگوں میں نفرتوں کا زہر ہو
اے عدوّئے مصطفٰےؐ کھا اپنی حالت پر رحم — شاہ دیںؐ کی شان تیری لاف سے ہوگی نہ کم
اُسؐ کی عزت کا نگہباں خود جنابِ کبریا — جس کے سر پر ہو خدا کا ہاتھ اُس کو فکر کیا
بر تر از صد آسماں شانِ محمد مصطفٰےؐ — بس نہاں اندر نہاں شانِ محمدؐ مصطفٰےؐ
نیّرِ حق کی چمک کی تاب لا سکتی نہیں — دیدۂ بینا بھی اُسؐ کی کُنہ پا سکتی نہیں
مہر بطحاؐ کی ضیاء کونین میں ہے تا ابد — جس کے دم سے پارہ پارہ پردۂ چشم حسد
تو کہ شاہ دیںؐ کی سچائی پہ رکھتا ہے حرف — اِک نظر ڈال اب غلامانِ محمدؐ کی طرف
اب مسیح مصطفٰےؐ مامور ہے اِس فرض پر — تا دکھاوے صد نشانِ صدقِ آں بارِ دِگر
شمس مُلک الحُسنِ والاِحسان احمد مجتبٰیؐ — نورِ ہر مُرسل طُفیل جان احمد مجتبٰیؐ

(محمد ظفراللہ خان۔ امریکہ)

☆جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھ لیا۔ (حدیث نبویؐ)

گر ندیدستی خدا اُورا ببیں — من رانی قدرای الحق ایں یقیں

(درثمین فارسی صفحہ ۸۳)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

ایک ناصر کے اللہ پر ایمان کے معیار بہت اعلیٰ ہونے چاہئیں اور یہ ایمان کا اعلیٰ معیار اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جب ''نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ'' کا اعلان کیا تو سب کچھ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے دین پر فدا کر دیا۔ یہ نمونے ہیں جو آج آپ انصار اللہ نے دکھانے ہیں۔

انصار اللہ کا ایک بہت بڑا کام خلافت کی حفاظت کرنا ہے۔ خلافت مشروط ہے عبادت گزاروں کے ساتھ اور مالی قربانی سے بھی اس کا تعلق ہے اور مکمل اطاعت اس نظام کو جاری رکھنے کے لئے نہایت اہم ہے۔

دعائیں کرتے ہوئے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بیوی بچوں میں خلافت کی مکمل اطاعت کی روح قائم کرتے ہوئے اس جذبہ کو بڑھائیں

(مجلس انصار اللہ برطانیہ کے 24 ویں اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم اور ولولہ انگیز خطاب)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۔قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۔ وَاشْھَدْبِاَنَّامُسْلِمُوْنَ۔

(سورۃ آل عمران :53)

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَ وَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَ نْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْ ھُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُواعَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِ یْنَ فِیْھَا اَبَدًا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔

(سورۃ التوبۃ:100)

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَاللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ ۔فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ(سورۃ الصف 15)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی یا یہ وضاحت کی تھی کہ قرآنِ کریم میں انصار کا لفظ ماننے والوں کیلئے دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے۔ اگر انصار اس پر غور کریں تو مجلس انصار اللہ جماعت کا ایک انتہائی فعال حصہ بن سکتی ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اگر جائزہ لیں کہ ہم کس حد تک اس پر عمل کر رہے ہیں تو آپ کو خود ہی احساس ہوگا کہ ابھی بہت بڑا وسیع میدان خالی پڑا ہے۔

قرآنِ کریم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں انصار کا ذکر آتا ہے وہاں ایک جگہ تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم کے آپ کی تعلیم پر انکار اور عبادتوں کی طرف توجہ پر انکار کا سن کر بڑے درد سے اعلان کرتے ہیں کہ اکثریت تو ان حکموں پر عمل کرنے اور میری بات سننے سے انکاری ہے کیا تم میں سے کوئی خوش قسمت ہے جو اللہ کا پیغام پہنچانے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے میں میرا معاون و مدد گار بن جائے۔ اس پر حواریوں نے کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ہم اللہ کے دین کے مدد گار ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر مکمل ایمان لاتے ہوئے اطاعت اور فرمابرداری میں صفِ اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔

پھر دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مکمل ایمان لائے اور اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ پھر اس دعویٰ کی ایک صورت اس زمانے میں پیدا ہوئی جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس زمانہ کے امام کو مان کر ہم اس کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس کی باتوں پر مکمل عمل کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اس طرف بلایا گیا کہ دین کی اشاعت اور اسکی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے میرے مدد گار بن جاؤ اور یہ کام تم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک تمہارا ایمان مضبوط نہ ہو تو صرف اتنا کہہ کر کہ ہم نے زمانہ کے امام کو مان لیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی اگر بات ہو رہی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے صرف اتنا نہیں کہا تھا کہ ہم آپ پر ایمان لے آئے بلکہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار بھی قائم کئے اور اس زمانہ میں بھی یہ نہیں ہوگا کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم نے امام کو مان لیا ہے تو ایمان حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثال دے کر بتا دیا ہے کہ اعراب کہتے ہیں، دیہاتوں کے رہنے والے کہتے ہیں کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لے آئے ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دے کہ یہ ابھی تمہارا دعویٰ ہے کہ تم ایمان لے آئے، تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ اَسْلَمْنَا کہ ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ پس یہ اَسْلَمْنَا کی حالت اٰمَنَّا میں تب داخل ہو گی جب اپنا کچھ بھی نہیں ہوگا اور سب کچھ خدا تعالیٰ کی خاطر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کیلئے اختیار کرتے اور اسکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔''

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 103، تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 226,225)

تو ایک ناصر جو چالیس سال کی عمر سے اوپر جا چکا ہے، جس کی سوچ میں گہرائی آ جانی چاہئے، جس کو اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ اپنی زندگی کے کم ہونے کا احساس ہو جانا چاہئے، جس کو اللہ کا خوف پہلے کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لاتے ہوئے آپ کے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی جماعت میں بھی شامل ہو چکا ہے، اس کے اللہ کے مدد گار بننے کے معیار بہت بڑھ جانے چاہئیں۔ ہر وقت یہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا ہے، جہاں ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے رتی بھر بھی ادھر اُدھر نہیں ہونا۔ گو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن ایک مومن کا یہی کام ہے کہ اس طرف توجہ رہے اور پھر ایسے شخص کو جس نے انصار اللہ ہونے کا عہد کیا ہے، ایمان کا یہ اعلیٰ معیار اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے، نہ مال کی محبت ہو نہ اولاد کی محبت ہو، نہ کسی اور چیز کی محبت ہو۔ یہ معیار ہے جو ایک خالص مومن کو حاصل کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

تو دیکھیں یہ ایمان کا معیار ہے اور جیسا کہ میں نے کہا جب انسان اس عمر میں داخل ہوتا ہے جب آئندہ زندگی تھوڑی نظر آتی ہے یا آ رہی ہوتی ہے تو کس قدر اس امر کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے لگایا ہوا نعرہ ہو اور ہمارا ہر قدم جو اس راہ میں اٹھے وہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر لے جانے والا قدم ہو، وہ صدق سے اٹھا ہوا قدم ہو، سچائی اس میں سے پھوٹ رہی ہو۔ اللہ کی عبادتوں کی طرف بھی ہماری نظر ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار رہنے کی طرف بھی ہماری توجہ ہو اور اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی ہم قائم کر رہے ہوں، حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہمارا مطمع نظر ہو اور اپنے اپنے دائرے میں اعلیٰ اخلاق کو پھیلانے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف ہماری بھرپور کوشش ہو اور ان سب امور میں جن میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی شامل ہیں اور حقوق العباد بھی شامل ہیں ہمارے سے غفلت نہ ہو، کبھی ہم سستی دکھانے والے نہ ہوں۔ جب یہ خصوصیات ہم میں پیدا ہو جائیں گی تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے عہد کو نبھاتے ہوئے ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہلاتے ہیں اور جنہوں نے اپنی روشن اور چمکدار مثالیں اس عہد کے نبھانے کیلئے قائم کی ہیں۔ یہ دو طرح کے لوگ تھے ایک گروہ مہاجر کہلایا اور ایک گروہ انصار کہلاتا ہے۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح انصار بننے کا سوال ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ملا کہ کُوْنُوْٓا اَنْصَارَاللّٰہِ کہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ، تو کیا مہاجرین اور کیا انصار سب ہی اس اعزاز کو پانے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور وہ کارہائے نمایاں دکھائے، ایسے ایسے کام کئے کہ ان کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ جو ہم غیر معمولی قربانیوں کے معیار اور اپنی حالتوں کو یکسر بدلنے کے

نظارے صحابہ میں دیکھتے ہیں یہ اللہ اور اس کے رسول سے غیر معمولی محبت کی وجہ سے تھا، جو محبت صحابہ کے ایمانوں کی ترقی نے پیدا کر دی تھی۔ ان کی عبادتوں کے معیار بھی ایسے تھے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کے دین کی خاطر جان مال، وقت کی قربانی کے معیار بھی ایسے تھے کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں، ان کی آپس کی محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کے معیار بھی ایسے تھے کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ لوگ ایسے تھے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

(سورة التوبة:100)

اور مہاجرین اور انصار میں سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

پس یہ لوگ ہیں جو ہمارے لئے مثال اور نمونہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنا ہر عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور جنتوں کے وارث ٹھہرے۔ یہاں میں ان میں سے ایک گروہ جو انصار کہلاتے ہیں کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جب تک آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ نہیں آ گئے تھے، آنحضرت ﷺ کی صحبت سے اس طرح فیض نہیں پایا تھا جس طرح مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے فیض پایا اور ایمان میں ترقی کی۔ لیکن ہجرت کے وقت جب آنحضرت ﷺ نے مؤاخات کا سلسلہ شروع کیا، ایک دوسرے کے بھائی بنائے تو انصار نے مہاجر بھائیوں کیلئے حقوق العباد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں میں سے نصف حصہ ان کو دے دیا، اپنی آمدنیوں میں سے نصف حصہ ان کو دے دیا، ہر چیز بانٹ کر کھانے لگ گئے اور پھر جب آنحضرت ﷺ کی صحبت کا اثر ہوا، قوتِ قدسیہ کا اثر ہوا تو اَسْلَمْنَا سے آمَنَّا کا ادراک پیدا ہوا۔ جنگ بدر میں انصاری سردار نے کیا خوبصورت جواب دیا جب آنحضرت ﷺ ہر ایک سے مشورہ کر رہے تھے تو ہر دفعہ جب آنحضرت ﷺ پوچھتے تھے کہ کس طرح جنگ لڑی جائے تو مہاجرین ہمیشہ کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ ہم حضور ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے لیکن آنحضرت ﷺ پھر یہی سوال دہراتے جاتے تھے کہ مشورہ دو۔ اس پر ایک انصاری سردار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور کا ارشاد یا اشارہ شاید ہماری طرف ہے، آپ نے فرمایا ہاں۔ تو انصاری سردار نے عرض کی کہ پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ آپ سے پہلا معاہدہ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوا تھا اور وہ آپ کی حفاظت اس صورت میں کرنے کا تھا کہ اگر مدینہ میں دشمن آپ پر حملہ کرے تو ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور مدینہ سے باہر نکل کر حفاظت کی ذمہ داری ہم نہیں لے سکتے۔ لیکن اب آپ بدر کے میدان میں کھڑے ہیں، مدینہ سے باہر ہیں تو ہمارے سے ہماری رائے پوچھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اسی لئے میں پوچھ رہا ہوں۔ تو انصار سردار نے عرض کیا کہ جب یہ پہلا معاہدہ ہوا تھا تو اس وقت ہم آپ کے پیارے وجود اور پیاری تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ اب حقیقت ہم پر مکمل طور پر کھل گئی ہے، ہر طرح سے روشن ہو گئی ہے۔ اب اے اللہ کے رسول ﷺ اس معاہدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ جواب نہیں دیں گے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (سورة المائدہ:25) کہ تو اور تیرا رب جا کر دشمن سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ نہیں بلکہ ہمارا جواب بھی وہی ہے جو مہاجرین دے چکے ہیں کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور ہماری لاشوں کو روندے بغیر دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا، اگر آپ کہیں تو ہم لوگ سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں۔ عرب چونکہ ریگستان میں رہنے والے تھے، سمندر کافی فاصلے پر تھا، پانی سے وہ لوگ ڈرتے تھے اس کو جانتے نہیں تھے، ایک خوف تھا۔ لیکن اس ایمان نے اتنی جرأت پیدا کر دی کہ آپ کہیں تو ہم سمندر میں بھی گھوڑے دوڑا دیں گے۔ تو یہ تھا فدائیت کا نمونہ جو وہ انصار نے آپ ﷺ کی قوت قدسی سے فیض پانے کے بعد دکھایا۔

پھر جنگ اُحد میں انصار کا نمونہ بھی دیکھیں کہ ایک انصاری جو قریب المرگ تھے، زخموں سے چُور تھے، جب ان سے کسی نے پوچھا کہ تمہاری کوئی آخری خواہش رشتے داروں کو پہنچانے کیلئے، تمہارا کوئی پیغام ہے؟ تو انہوں نے نہ اپنے بچوں کی فکر کا اظہار کیا، نہ اپنی بیوی کی فکر کا اظہار کیا، فکر تھی تو آنحضرت ﷺ کی اور کہا کہ میرے رشتے داروں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ وہ تمہیں سلام کہتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مر رہا ہوں لیکن اپنے پیچھے تمہارے سپرد خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت کر کے جا رہا ہوں۔ میں جب تک زندہ رہا اس مقدس امانت کی حفاظت کرتا رہا اپنی جان کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی، اب میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تمہیں میرے آخری الفاظ کا پاس ہے تو اگر تمہیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی دینے پڑے تو اس رسول ﷺ کی حفاظت کرنا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو اور رشتہ داروں کو پیغام بھیجا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں آنحضرت ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور آپ لوگ کبھی بھی اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔ تو یہ تھے ان ایمان میں سبقت لے جانے والوں کے نمونے۔ جب نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا اعلان کیا تو اپنا سب کچھ اللہ، رسول اور اس کے دین پر نچھاور کر دیا۔ پس یہ نمونے ہیں جو آج آپ انصار اللہ کہلانے والوں نے دکھانے ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ انصار اللہ کے الفاظ پر غور کریں، اس عہد پر غور کریں جو آپ اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں پڑھتے ہیں۔ آج آپ سے تلوار چلانے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، جنگ میں اپنے آپ کو جھونکنے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا، توپوں اور گولوں کے سامنے کھڑے ہونے کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ مطالبہ ہے تو یہ ہے کہ اللہ کے حقوق ادا کرو، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم کرو جو خدام کیلئے بھی مثال بن جائیں اور اطفال کیلئے بھی مثال بن جائیں، وہ تمہاری بیویوں کیلئے بھی مثال بن جائیں اور تمہاری بچیوں کیلئے بھی مثال بن جائیں۔ تمہاری مالی قربانیاں بھی ایسی ہوں جن کے نمونے سے دوسرے بھی فائدہ اٹھائیں۔

پرسوں جمعہ کو جو مَیں نے UK کی بعض جماعتوں کا جائزہ پیش کیا تھا، اس جائزہ کو آپ لوگوں کو جھنجھوڑ دینا چاہئے۔ عموماً اچھی کمائی کا وقت اور بہتر آمد کا وقت 40 سال سے 60 سال تک کی عمر کا ہوتا ہے۔ اپنے وعدوں کو دیکھیں، اپنے عہدوں کو دیکھیں، اپنے اس عہد کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیار وں کو دیکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو تم اپنے پر خرچ کر لیتے ہو یا اللہ کی راہ میں جو تم نے خرچ کر دیا وہی بچا ہے، جو تم بچا کر چلے گئے ہو وہ تمہارے کسی کام کا نہیں، وہ تمہارا نہیں۔ لیکن اپنے پر خرچ کرنے کی بھی حدیں مقرر ہیں کہ اعتدال سے خرچ کرو، جائز خرچ کرو۔ جمعہ پر جو میں نے مالی جائزہ پیش کیا تھا اس میں پاکستانی احمدیوں کی قربانی سب سے زیادہ تھی۔ گزشتہ سال سے کُل قربانی میں اضافہ بھی ان کا سب سے زیادہ تھا اور ان کے گزشتہ سال کی نسبت اضافہ بھی بہت زیادہ تھا۔ آپ لوگوں کی اکثریت جو اس وقت میرے سامنے بیٹھی ہے وہیں سے آئی ہوئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جب آپ وہاں ہوتے ہیں تو باوجود خراب حالات ہونے کے قربانیاں کرتے ہیں، یہاں آتے ہیں تو دوسری ضروریات کا خیال آ جاتا ہے؟ پس اس طرف توجہ دیں۔ آج اس وقت اس دور میں آپ یہاں جو معیار قائم کریں گے وہی اس جماعت کی مثال بن جائے گی۔ جتنے بلند معیاروں تک آپ آئندہ نسلوں کو لے جانا چاہتے ہیں انہیں بلند معیاروں کو آپ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے ٹارگٹ مقرر کرنے ہوں گے۔ پس آئندہ نسلوں کو ان قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے بھی آپ کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہونگے۔

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ تحریک جدید میں شمولیت میں بھی بہت گنجائش ہے اس طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض جماعتوں میں نصف سے بھی زائد ایسے لوگ ہیں جو تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ شاید اسی طرح وقف جدید میں بھی ہو تو انصار یہ ذمہ داری اب لیں کہ تعداد کو بڑھانے میں آپ نے اپنا ایک کردار ادا کرنا ہے۔ پہلے انصار اللہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ سو فیصدی تحریکات میں شامل ہیں۔ پھر اپنے بیوی بچوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

جب ان قربانیوں کی طرف توجہ ہو گی تو پھر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کا نعرہ لگانے کے بعد آپ کا ایک بہت بڑا کام جیسا کہ آپ کے عہد میں بھی ہے، خلافت کی حفاظت کرنا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے فرائض کی مکمل ادائیگی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بیوی بچوں میں خلافت کی مکمل اطاعت کی روح پیدا کریں۔ اس جذبے کو بڑھائیں، سطحی نظر سے نہ دیکھیں کہ مومنین کی جماعت سے انعام کا وعدہ ہے۔ ان الفاظ پر غور کریں کہ کن سے خلافت کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اس انعام کے جاری رہنے کا وعدہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جاری رہے گا اور ضرور جاری رہے گا لیکن جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ اپنے معیار ایسے بلند کریں جو ایک حقیقی مومن کے ہونے چاہئیں تا کہ آپ بھی انہی لوگوں کی صف میں شامل رہیں جن سے اس انعام کا وعدہ ہے۔ اپنے بچوں کی صرف دنیاوی تعلیم پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ ان کو گھروں میں بھی دینی ماحول مہیا کریں۔ اپنے بچوں کو مسجدوں کے ساتھ، نماز سنٹروں کے ساتھ جوڑیں، انہیں دین کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ انہیں قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ ایک دفعہ تو مائیں کسی طرح بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیتی ہیں یا کسی ذریعہ سے، مدد سے پڑھا دیتی ہیں اور بچے کی آمین بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد پھر نگرانی نہیں ہوتی، تو یہ باپوں کا کام ہے کہ ان بچوں کو توجہ دلاتے رہیں۔ پھر نوجوانی میں قدم رکھنے کے بعد بچے باہر وقت گزارتے ہیں، اس وقت وہ ماؤں کے ہاتھوں میں نہیں رہتے، تو ان سے بھی ایسے دوستانہ تعلقات رکھیں کہ جب وہ گھر میں آئیں تو باہر کی باتیں آپ سے ڈسکس (Discuss) کریں۔ انہیں پھر اچھے برے کا فرق سمجھائیں۔ اچھا کیا ہے، برا کیا ہے۔ اسطرح کوشش کر کے جب آپ اپنی اگلی نسل کو سنبھالیں گے تو ان مومنین میں شمار ہوں گے جن کے ساتھ خلافت کا وعدہ ہے۔ پس عبادتوں میں بھی اپنے نیک نمونے قائم کریں کہ خلافت عبادت گزاروں کے ساتھ مشروط ہے۔ اپنی مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں کہ خلافت سے اس کا بھی گہرا تعلق ہے اور اس زمانہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو نظام وصیّت کے ساتھ جوڑ کر تعلق کو مزید واضح فرما دیا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے بارہ میں شروع میں فرمایا تھا کہ یہ بھی نظام وصیّت کے ارہاص کے طور پر ہے۔ اس لیے جو نظام وصیت میں شامل نہیں ہو سکتے انہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، جو شامل ہیں ان کو ان قربانیوں میں حصہ لینے سے مزید قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی تا کہ خلافت کی مضبوطی اور اشاعت اسلام کیلئے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب، جماعت کا ہر ممبر اور ہر فرد شامل ہو سکے۔ اس لئے بڑوں اور چھوٹوں میں مالی قربانیوں کی روح پیدا کریں۔ یہ بڑوں کا اور انصار اللہ کا کام ہے کہ روح پیدا کریں اور اطاعت رسول کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور پھر اطاعت خلافت اور نظام جماعت کی پابندی کے خود بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور اپنی اولادوں میں بھی اور اپنے بیوی بچوں میں بھی اس معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اطاعت اس نظام کو جاری رکھنے کیلئے انتہائی اہم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اطاعت خالص اطاعت ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس روح اور اس جذبے کو سب کو اپنے اندر جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ غلبہ اسلام کے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھیں۔ اب دعا کر لیں۔

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا کام ہے کہ اٹھے اور خدا تعالیٰ اور اسلام کا صحیح تصور پیش کر کے لوگوں کو بھٹکی ہوئی راہ سے واپس لائے۔

جرمن ایک باعمل قوم ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر آج کے احمدی نے اپنے فرائض تبلیغ احسن طور پر انجام دیئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیں گے۔

ہر احمدی مرد، عورت، بوڑھے اور جوان کو حالات کے مطابق بھی اور عمومی تبلیغی لٹریچر بھی ہر جرمن تک پہنچانا چاہئے۔ وقتاً فوقتاً ہر ممبر پارلیمنٹ، ہر وزیر، ہر بڑے افسر، ہر اخبار، ہر لیڈر جو بھی ہے اور پڑھے لکھے تک احمدیت اور اسلام کا تعارف جو حقیقی تعارف ہے پہنچائیں۔

مخالفین اور مذہب سے ہنسی ٹھٹھا کے جو یہ مواقع پیدا ہوتے ہیں یہ ہمیں اپنے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ کی نظر میں بہترین بات کہنے والے بن کر اسلام کا حقیقی نجات کا پیغام اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دو کہ یہ آج سب سے بڑی خدمت انسانیت ہے

(مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف شدید معاندانہ پراپیگنڈا کے پس منظر میں احباب جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 22/دسمبر 2006ء بمطابق 22/فتح 1385 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح، فرینکفورٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج کل مغرب میں، مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ایک لحاظ سے بڑی شدید رو چلی ہوئی ہے، بعض کھل کر ذکر کرتے ہیں، بعض بظاہر مسلمانوں کے ہمدرد بن کر اسلام کی تعلیم کی بعض خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں کہ فی زمانہ ان پر عمل نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو اسلام کی تعلیم پر اس لئے اعتراض کرتا ہے کہ وہ مذہب کے ہی خلاف ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اور وجود کے ہی وہ لوگ منکر ہیں اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کی ذات کا تصور ہی ہے جس نے دنیا میں یہ سب فساد پھیلایا ہوا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے اپنے ایک گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ انگلستان میں بھی ایک کتاب چھپی ہے جس کو اس سال کی بہترین کتابوں میں شمار کیا جا رہا ہے اور اس کو سب سے زیادہ بکنے والی کتاب کہتے ہیں۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی نفی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح جرمنی میں بھی اسلام اور خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق لغو اور بیہودہ باتیں کی گئی ہیں جیسا کہ یہاں جب پوپ آئے تھے تو انہوں نے یونیورسٹی میں اپنے لیکچر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام میں خدا کے تصور کے بارے میں ہرزہ سرائی کی تھی۔ ایسی باتیں کیں کہ انسان حیران ہوتا ہے کہ اس مقام کے شخص بھی جو امن کے دعویٰ دار اور محبتیں پھیلانے کے دعویدار ہیں ایسی باتیں کر سکتے ہیں۔

لیکن جس آزادی کے نام پر انہوں نے باتیں کیں یا بعض لیڈروں کے بیانوں میں دیکھنے میں آتی ہیں یا مختلف اوقات میں اسلام کے بارے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہایت گھٹیا اور دل آزار باتیں اخباروں میں لکھی جاتی ہیں۔ اس آزادی نے اپنا پھیلاؤ اس حد تک کر لیا ہے کہ یہاں کے جو رہنے والے اور کچھ نہ کچھ مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اس آزادی نے ان کے مذہب عیسائیت اور حضرت عیسیٰؑ جو ان کے یعنی عیسائیوں کے تصور کے مطابق خدا ہے، کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اور یہاں گزشتہ دنوں اوپرا (Opera) میں جو ایک ایسا گھٹیا قسم کا ڈرامہ دکھایا گیا ہے جس پر عیسائیت یا مذہب سے ہٹی ہوئی اکثریت نے کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس کو جائز قرار دیا ہے اور نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ پسند بھی کیا۔ یہ ستم ظریفی اس حد تک ہے کہ بعض مسلمان تنظیموں کے لیڈروں نے بھی اس کو جائز قرار دیا اس میں ترک لیڈر بھی شامل ہیں، دوسرے بھی ہیں۔ بہر حال مذہب سے لگاؤ رکھنے والا ایک عیسائی طبقہ ایسا بھی ہے اور بعض پادریوں نے بھی جب ہمارے لوگوں نے ان سے رابطہ کیا، بات کی تو انہوں نے احمدیوں کے احتجاج کو جائز قرار دیا اور اس حرکت کو غلط اور دوسروں کے جذبات سے کھیلنے والی اور آزادی اظہار کے نام پر دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی قرار دیا اور خدا اور انبیاء کی عزت پر حملہ قرار دیا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ آزادی کے نام پر دوسروں کے جذبات سے کھیل کر پھر یہ کہتے ہیں کہ اس پر اعتراض کرو گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ مغرب کی آزادی ضمیر و اظہار کے خلاف آواز اٹھا رہے ہو اور پھر ایسا شخص جو بھی یہ آواز اٹھائے گا اس کو پھر ہمارے معاشرے میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر جہاں تمہارا ملک ہے، وطن ہے، وہاں جاؤ۔ اپنے لئے یہ لوگ بڑے حسّاس جذبات رکھتے ہیں۔ اپنے لئے یہ اصول ہے کہ ہم جو چاہیں کریں، جس طرح آزادی سے اپنی زندگی گزارنا چاہیں گزاریں۔ جس طرح چاہیں جس کو چاہیں جو مرضی کہیں۔ اپنے لباس کا معاملہ آتا ہے تو جیسے چاہیں کپڑے پہنیں یا نہ پہنیں، بازاروں میں ننگے پھریں۔ لیکن اگر ایک مسلمان عورت خوشی سے اپنے سر کو ڈھانک لے، اسکارف باندھ لے تو ان کو اعتراض شروع ہو جاتا ہے۔ مختلف

موقعوں پر ایسا شوشہ چھوڑ کے اصل میں مسلمانوں کو، نوجوانوں کو اسلام سے، دین سے بدظن کرنے کے لئے، بددلی پیدا کرنے کے لئے یہ مختلف نوعیت کے اعتراضات اسلام پر اٹھاتے رہتے ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دنیا (جس میں مغرب پیش پیش ہے) مذہب سے دُور ہٹ رہی ہے اور ہٹنا چاہتی ہے کیونکہ ان کے پاس جو بھی مذہب ہے اس میں زندگی نہیں ہے۔ زندگی دینے والا نہیں ہے انہوں نے تو بندے کو خدا بنا کر شرک میں مبتلا ہو کر آخر کو پھر اس حد تک جانا تھا جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ لیکن مسلمان کہلانے والے بھی دنیا پرستی سے یا دنیا والوں کے خوف سے یا شعوری اور لاشعوری طور پر شرک خفی یا ظاہری میں مبتلا ہو کر اس منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں جو مذہب سے اور خدا سے دُور لے جانے والی منزل ہے۔

ماضی میں بھی اس قبیل کے لوگ تھے جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا، ان سے استہزا کیا، برائیوں اور شرک میں ڈوب گئے اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب بھی آئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء اس لئے بھیجے تھے یا بھیجتا ہے کہ ان کو مان کر بگڑے ہوئے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور اس دنیا یا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ لیکن انکار کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد باوجود وارننگ کے اور باوجود سمجھانے کے اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب کے نیچے آ گئی ہے۔ بعض کی تاریخ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ہم تک پہنچائی اور ان برائیوں کا ذکر کیا جو ان قوموں کے لوگوں میں رائج تھیں۔ آج دیکھ لیں وہ کونسی برائی ہے جو گذشتہ قوموں میں تھی اور جس کا خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے اور آج کل کے لوگوں میں نہیں ہے اور انبیاء کے سمجھانے کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا سوائے چند لوگوں کے وہ ان برائیوں سے نہیں رکے تھے۔ ان قوموں کے لوگ بے حیائیوں میں بڑھے ہوئے تھے، اخلاقی برائیوں میں بڑھے ہوئے تھے، تجارتوں کی دھوکے بازیوں میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اگر چھوٹے پیمانے پر دھوکے بازی نہیں کرتے تو بڑے پیمانے پر دھوکے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اپنے ہم قوموں سے نہیں کرتے تو غیر قوموں سے دھوکے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ سب کچھ یہاں بھی چل رہا ہے۔ جھوٹ میں وہ لوگ انتہا تک پہنچے ہوئے تھے جو آج بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ شرک میں وہ لوگ بڑھے ہوئے تھے جو آج بھی ہم دیکھتے ہیں۔ غرض کہ مختلف قوموں میں مختلف برائیاں ایسی تھیں جن میں وہ حد سے بڑھے ہوئے تھے اور انبیاء کے سمجھانے پر باز نہیں آتے تھے۔ تو پھر جس کی مخلوق ہو جس نے کسی خاص مقصد کے لئے انسانوں اور جنّوں کو اس دنیا میں بھیجا ہے اس کے مقصد کو پورا نہیں کرو گے تو اس کے عذاب کو سہیڑنے والے بنو گے۔ یہی منطقی نتیجہ ان حرکتوں کا نکلتا تھا اور ماضی میں نکلتا رہا اور آئندہ بھی نکلے گا اور ہم نکلتا دیکھ بھی رہے ہیں۔ ورنہ پہلی قومیں حق رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں کہ ہمیں تو ان برائیوں کی وجہ سے سزا ملی اور ہمارے بعد میں آنے والے آرام سے رہے ان کو کوئی سزا نہیں ملی۔ اللہ کیونکہ مالک بھی ہے بعض کو اس دنیا میں سزا ملتی ہے بعض کو مرنے کے بعد لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے ضرور آتے ہیں۔ یہ جو آج کل کہتے ہیں نا کہ خدا تعالیٰ ظالم ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نہیں ہے جو انبیاء کے ذریعہ سے لوگوں کی ایسی حالت کر دیتا ہے جس سے وہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں بلکہ یہ اس قماش کے وہ لوگ ہیں جو اپنے ظلموں کی وجہ سے سزا پاتے ہیں۔ اگر انسانی قانون کو حق ہے جو انسان کا بنایا ہوا قانون ہے جو اکثریت کے ردّ کرنے سے توڑا بھی جا سکتا ہے، بدلا بھی جا سکتا ہے، کم و بیش بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے خلاف چلنے والے کو سزا ملے۔ ویسے تو کہتے ہیں ہم انسانیت کے بڑے ہمدرد ہیں مثلاً یورپی ممالک میں عمر قید تو کسی شخص کو دیتے ہیں۔ ایک انتہائی سزا انہوں نے اپنے لئے مقرر کی ہوئی ہے کہ عمر قید ہی دینی ہے۔ بہرحال قانون ہے کہ کسی کو پھانسی نہیں دینی کیونکہ انسان کی جان لینا انسانیت نہیں ہے۔ بہرحال جب قتل کیا جائے تو جو قتل کر دے اس کو سزا نہیں دینی اور جو قتل ہوا، مقتول کا خاندان چاہے ساری زندگی اس کے بد نتیجے بھگتتا رہے۔

تو بہرحال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ جب ان لوگوں کو اس بات کا حق ہے کہ مجرم کو سزا دیں، کم دیں، زیادہ دیں، جس کو بہتر سمجھتے ہیں دیں، لیکن سزا دیتے ہیں۔ تو وہ جو مالک کل ہے اس کو کیوں حق نہیں ہے کہ اس کا قانون توڑنے والے کو سزا دے۔ لیکن یہ لوگ جو مذہب کا مذاق اڑانے والے ہیں ان کے پاس اس بات کے ردّ کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں حاصل، اس لئے کچھ تو اس قسم کے لوگ انجانے میں اور اکثریت جان بوجھ کر مذہب کو توڑ مروڑ کر پیش کرتی ہے۔ مذہب کی وہ بگڑی ہوئی شکل پیش کرتے ہیں جو انسان کی خود ساختہ ہے، نہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بعضوں پر اتارے گئے احکامات ہیں اور اس غلط تصویر کو پیش کر کے پھر کہتے ہیں کہ یہ وہ تعلیم ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور یہ تعلیم ہے جو ان انبیاء کے خدا نے ان پر اتاری ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ پس ثابت ہو گیا کہ انبیاء بھی نعوذ باللہ فتنہ فساد و ظلم کرنے والے تھے اور خدا بھی ایسا ہی ہے۔

اب یہاں جو اوپیرا (Opera) کا مَیں ذکر کر رہا تھا اس میں ڈرامہ رچایا گیا ہے جس میں انبیاء کی ہتک کی گئی ہے اس میں کہانی یہ بیان کی گئی کہ ایک جہاز سمندر کے طوفان کی زد میں آ گیا۔ بادشاہ نے سمندر کے دیوتا کو کہا اس نے یہ دعا کی کہ اگر وہ محفوظ طریقے پر خشکی پر پہنچ گیا تو سب سے پہلے جس شخص کو دیکھے گا اس کی قربانی پیش کرے گا۔ اتفاق سے سب سے پہلا شخص جس پر اس کی نظر پڑی وہ اس کا اپنا بیٹا تھا۔ تو اس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ سنا ہے یہ کہانی تین سال پہلے بھی دوہرائی گئی ہے۔ پہلے جو کہانی تھی اس میں یہ تھا کہ اس پر خدا ناراض ہو جاتا ہے اور دیوتا ناراض ہو جاتا ہے، قوم پر بڑی تباہی آتی ہے۔ اس پر بادشاہ اپنی قربانی پیش کرتا ہے تو عذاب ٹلتا ہے۔ اب کیونکہ مذہب کا بھی مذاق اڑانا تھا اور خاص طور پر مسلمانوں کو ٹارگٹ بنانا تھا، نشانہ بنانا تھا۔ اس لئے اب کہانی میں ذرا سی تبدیلی کر کے ایک یونانی دیوتا اور ایک حضرت بدھ، حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلط قسم کی منظر کشی کر کے نہایت ظالمانہ فعل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بہرحال اب کہانی کو اس ظالمانہ منظر کشی کے بعد اس طرح بدلا گیا ہے کہ بادشاہ نے قربانی نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس میں اب کہتے ہیں کہ وہ ٹھیک تھا اور انسانی عقل کو خدا کے ظالمانہ فیصلے پر غالب آنا چاہئے تھے۔ اور انبیاء کو اب انہوں نے خدا تعالیٰ کے عمومی ظلموں (نعوذ باللہ) کے اظہار کے سمبل (Symbol) کے طور پر پیش کیا ہے۔ تو یہ ڈرامہ یہاں ایک دفعہ دکھایا جا چکا ہے اور چند دن تک دوسری دفعہ بھی ان کا دکھانے کا ارادہ ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

ان دنیاداروں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے انبیاء کی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہتک کے بھی مرتکب ہوتے ہیں، اس نبی کی ہتک کے بھی مرتکب ہوتے ہیں جس عظیم نبی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اگر مَیں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ تو جس خدا کی ربوبیت اور رحمانیت کے صدقے یہ لوگ دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں اسی پر الزام لگا رہے ہیں۔ جس درخت پر، جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی کو کاٹ رہے ہیں۔ تو ان کو کوئی کہے کہ ظالم اور ناشکرے تو تم ہو اے دنیا دارو! اور عقل کے اندھو!۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کو زیادہ اٹھانے والے وزراء اور بڑے لوگ ہیں کیونکہ جو تھیٹر کی ڈائریکٹر جو عورت تھی شاید اس نے ایک دفعہ اس بات کو، اس چیز کو کاٹنے کا فیصلہ کیا تھا کہ انبیاء کا حصہ کاٹ دیا جائے۔ لیکن ان وزراء اور بعض لوگوں نے کہا نہیں ضرور دکھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ ان کا اپنا یہ حال ہے کہ اخلاقی برائیوں کی انتہا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ غلاظت میں مبتلا ہیں اور حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تو یہ کہنا تھا کہ ایسی برائیوں کو پھیلاؤ تا کہ ان پر پردہ پڑا رہے۔ مذہب کے تو وہ خلاف ہیں۔

پھر ایک اور بات بھی اس میں عجیب ہے کہ اس میں حضرت موسیٰؑ کو کہیں ظاہر نہیں کیا گیا۔ ہم قطعاً یہ نہیں کہتے کہ ان کو بھی کرنا چاہئے تھا۔ ہمارے نزدیک تمام انبیاء قابل احترام ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ لیکن ان کی نیت کا پتہ چلتا ہے کہ کیا ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے، اخباروں والوں کا بھی، کہ یہودیوں کو اس سے ٹھیس پہنچے گی۔ لیکن اتنی سی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس سے بہت آگے کی بات ہے۔ یہ اسلام کے خلاف بھی ایک بہت گہری سازش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو دشمن کے ہر شر سے بچائے۔

آج دشمنوں کی ان حرکتوں کا جواب دینا اور دنیا کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ پس ان کو بتائیں، ہر احمدی اپنے ہر جاننے والے غیر کو بتائے۔ ان مسلمانوں کو بھی ہر احمدی بتائے جو فقط نام کے مسلمان ہیں کہ کیوں ان بیہودہ حرکتوں پر ہاں میں ہاں ملا کر اپنے آپ کو نجات دلانے کے بعد آگ کے گڑھے میں گرا رہے ہو۔ اور عیسائیوں اور لامذہبوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی بتائیں کہ انبیاء کا آنا دنیا کی ہمدردی کے لئے ہوتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے ظلموں سے نکالنے کے لئے بھیجتا ہے نہ کہ ظلم کرنے کے لئے۔ آؤ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہ خدا جو اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی صفت رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے تمہاری ان ظالمانہ حرکتوں کے باوجود تمہیں نعمتوں سے نوازا ہوا ہے اس کی طرف آؤ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اس بات کو اپنے ذہنوں سے نکالو کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ کبھی ظلم کر سکتا ہے۔ وہ تو انبیاء کو تمہاری ہمدردی کے لئے بھیجتا ہے

SHAHEEN REISEN

Authorised Agent

ہوائی جہاز کی ٹکٹ میں حیرت انگیز خصوصی رعائت

ہم نے اپنے کرم فرماؤں کی بہترین ہوائی سفری سہولت کے لئے DARMSTADT جرمنی میں ٹریول ایجنسی کا آغاز کیا ہے۔
آپ دنیا بھر کے کسی بھی ملک کے سفر کے لئے بذریعہ ٹیلیفون یا E-Mail کسی بھی ائرلائن کے لئے ہماری نئی Flugsuchmaschine کے ساتھ سیٹ بُک کروائیں اور اور گھر بیٹھے اپنی OK ٹکٹ بذریعہ ڈاک حاصل کریں براہ مہربانی مزید معلومات کے لئے نئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

Shaheen Reisen; Siemens str 6 (Fasanerie Passage), 64289 Darmstadt - Kranichstein

Tel:06151-36 88 525 Fax: 06151 36 88 526 E-Mail: shaheen-reisen@gmx.de

P LIDL Supermarket کی پارکنگ کے عین بالمقابل

تا کہ تمہیں برائیوں سے پاک کرے، جیسا کہ وہ خود انبیاء سے اعلان کرواتا ہے کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (الشعراء:4) کہ شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ ان انبیاء کی خواہش ہوتی ہے تو صرف اس قدر کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے والے ہوں، اپنے مقصد پیدائش کو جاننے والے ہوں تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے صرف دنیاوی انعامات نہیں بلکہ روحانی انعامات بھی حاصل کرنے والے بنیں۔ وہ اپنی راتوں کی نیندیں لوگوں کے غم میں ہلکان کر لیتے ہیں کہ وہ ایمان لائیں اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔ پس یہ اسلام کی تعلیم ہے جس میں تمہارے لئے نجات ہے اور اللہ کی رضا بھی ہے۔ پس اگر کسی سمندر یا پانی یا ہوا کے خدا کا تصور ہے تو وہ تم انسانوں کا پیدا کیا ہوا تصور ہے۔ اسلام کا خدا تو ایک خدا ہے۔ سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔ جو غیب کا علم بھی جانتا ہے اور حاضر کا علم بھی جانتا ہے۔ اس خدا نے جو اسلام کا خدا ہے اپنی پاک تعلیم جو قرآن کریم میں اتاری ہے اس کے مطابق ہمیں یہ بتایا ہے کہ جب ایسے باغیانہ رویے رکھنے والے لوگ سمندری طوفانوں میں پھنس جاتے ہیں تو پھر مجھے یاد کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہم بچ گئے اور خشکی پر پہنچ گئے تو ضرور تیری عبادت کریں گے تو ہمیں بچالے۔ لیکن جب خشکی پر پہنچتے ہیں تو پھر خدا کو بھول جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور رحم کی وجہ سے ہی اپنے انبیاء بھیجتا ہے تا کہ اپنے بندوں کو شیطان کے چنگل سے نکالے۔ اور وہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم تم سے اس خدمت کا کوئی اجر نہیں مانگتے ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (ھود:52) میرا اجر اس ہستی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور یہ پیغام بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دے کہ اے بھولے بھٹکے ہوئے لوگو! اے اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹے ہوئے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرتے ہوئے اس زمانے میں بھی اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی میں اپنا ایک نبی مبعوث فرمایا ہے۔

پس بجائے اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بدظنی کرنے کے اور نعوذ باللہ اس رحمٰن خدا کو ظالم قرار دینے کے، اس خدا کی پناہ میں آجاؤ جو ماں باپ سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔ وہ اپنے بندے کو آگ سے بچانے کے لئے دوڑ کر آتا ہے بشرطیکہ بندہ بھی اس کی طرف کم از کم تیز چل کر آنے کی کوشش تو کرے۔ سنو اس زمانے کے امام اور اللہ تعالیٰ کے اس نبی نے کس پیار اور ہمدردی سے اپنے مبعوث ہونے کے مقصد سے آگاہ کیا۔

آپ فرماتے ہیں: ’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں‘‘۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

پس آج ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم و عرفان اور دلائل کے بے بہا خزانے دے کر اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ہر احمدی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا عہد بیعت ہے اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اس عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے بھی اور اس جذبہ ہمدردی کے تحت بھی جس کے اظہار کا ہمیں اس طرح حکم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو، اپنے بھائی کے لئے پسند کرو اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے اس قوم کے ہر فرد تک پہنچائیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور اس کے عملی نمونے ہم آج کل دیکھ بھی رہے ہیں۔ عملاً یہی کچھ ہو رہا ہے کہ اس کدورت کی وجہ سے اس بدظنی اور میل کی وجہ سے جو نام نہاد مذہبی رہنماؤں نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے بندے اور خدا میں پیدا کر دی ہے بندے اور خدا میں دُوری پیدا ہو گئی ہے۔

ہر احمدی کا کام ہے کہ اٹھے اور خدا تعالیٰ کے تصور کی صحیح تصویر اور اسلام کا صحیح تصور پیش کر کے ان لوگوں کو اس بھٹکی ہوئی راہ سے واپس لائے اور اکثریت کے دل میں خدا تعالیٰ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے مقدس بندوں کے لئے محبت اور اخلاص کے جذبات پیدا کر دیں تا کہ تمام انسانیت جنگوں کی بجائے سچائی پر قائم ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والی بنے اور روحانیت میں ترقی ہو اور اگر ایسا ہو جائے گا تو پھر یقیناً خدا پر الزام لگانے والے اس کے آگے جھکنے والے بن جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ چند لوگوں کی حرکتوں سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس قوم میں احمدیت پھیلے گی اور جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے جرمن احمدی اپنے ہم قوموں کے اس ظالمانہ رویے سے شرمندہ ہو رہے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ لاکھوں کروڑوں جرمن احمدی ان لوگوں کے خدا اور انبیاء کے بارہ میں غلط نظریہ رکھنے پر شرمندہ ہوں گے۔

جرمن ایک باعمل قوم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر آج کے احمدی نے اپنے فرائض تبلیغ احسن طور پر انجام دیئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کر لیا کہ حیرت ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلد از جلد اسلام کو جو خود اس روح کو بلند کرنے کے لئے تعلیم دیتا ہے قبول کرے گی۔ پس ہمارا یہ کام ہے کہ پیغام پہنچانا ہے۔ جس میں ابھی بہت گنجائش ہے۔

لٹریچر جو یہاں آپ کے پاس ہے اس کا بھی مَیں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک وقت میں چھپا اور ایک مہم کی صورت میں لگتا ہے کہ چند ہزار میں تقسیم ہوا اور پھر خاموشی سے بیٹھ گئے۔ بجائے اس کے کہ دوبارہ اس کی اشاعت کرتے۔ یا پھر سٹاک میں موجود ہے، کافی تعداد میں سٹاک میں پڑا ہوا ہے، وہ بھی غلط ہے کہ تقسیم نہیں ہوا۔ آجکل موقع کی مناسبت سے لٹریچر آنا چاہئے اور یہ جو سوال اٹھتے ہیں یہ آج کے سوال نہیں ہیں۔ یہ ہمیشہ سے اٹھ رہے ہیں۔ ان کے جواب تیار پڑے ہیں۔ صرف آگے پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کے پاس یہ لٹریچر ہونا چاہئے۔ ہر احمدی مرد، عورت، بوڑھے اور جوان کو حالات کے مطابق بھی اور عمومی تبلیغی لٹریچر بھی ہر جرمن تک پہنچانا چاہئے یا پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آجکل انٹرنیٹ اور ای میل وغیرہ کا استعمال بھی اس کام کے لئے ہو رہا ہے۔ اس کے بارے میں بھی غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔ وقتاً فوقتاً ہر ممبر پارلیمنٹ، ہر وزیر، ہر بڑے افسر، ہر اخبار، ہر لیڈر جو بھی ہے اور ہر پڑھے لکھے تک احمدیت اور اسلام کا تعارف جو حقیقی تعارف ہے پہنچائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانے میں ایک اشتہار شائع فرمایا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ جہاں تک بھی ڈاک کا انتظام موجود ہے وہاں میں اس کو ہندوستان میں پہنچاؤں گا۔ پھر آپ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور شہروں میں پھرو‘‘۔

پھر فرماتے ہیں، ’’انگریزی ولایتوں میں (اس میں تمام یورپین ممالک شامل ہیں) ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج اور ان کے رنج میں راحت لکھی ہے۔ تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جائے اور پھر کنارہ کرے۔ کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں؟ کیا تم بیمار کی طرح ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا؟ ...... تم نے مومنوں کا خُلق بھلا دیا۔ اے لوگو! قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ .... اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو‘‘۔

فرمایا ’’ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے.......... ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجّت قائم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلا شبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت میں آ گئی ہیں‘‘۔ (نور الحق الحصۃ الثانیۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 247 تا 252 عربی تحریر کا اردو ترجمہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جرمن نو احمدیوں کو بھی کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں شامل ہونے کا موقع دیا ہے پہلے سے بڑھ کر اس ہمدردی کے جذبات کے ساتھ احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام اپنے ہم قوموں تک پہنچائیں تا کہ یہ لوگ ایک خدا کو پہچان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جاویں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 5صفحہ150-151 جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا لٹریچر اور تبلیغ کا ہر ذریعہ اختیار کرنا چاہئے۔ چند ہزار میں لٹریچر شائع کرکے پھر بیٹھ رہنا کہ وہ کروڑوں کی آبادی کے لئے کافی ہوگا جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ٹھیک ہے ہمارے وسائل ایک حد تک ہیں لیکن جو ہیں ان کا تو صحیح استعمال ہونا چاہئے۔ ایک طرف توجہ ہوتی ہے تو دوسری طرف بھول جاتے ہیں۔ پس صرف مرکزی سطح پر نہیں بلکہ ہر ریجن میں، ہر شہر میں، ہر اُس علاقے میں جہاں احمدی بستے ہیں یا نہیں بستے ایک تعارفی پمفلٹ چھوٹا سا پہنچ جانا چاہئے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے الیکٹرانک ذرائع کا استعمال کریں۔

پوپ کی تقریر کے جواب میں انہوں نے ایک چھوٹا سا جواب تیار کیا تھا تو میرے کہنے پر کہ ایک تفصیلی کتابچہ شائع کریں جرمنی کی جماعت وہ جواب تیار کر رہی ہے۔ ان کو مرکز سے اور دوسری مختلف جگہوں سے ہم نے مواد مہیا کر دیا تھا۔ یہ مرکزی طور پر تیار ہو رہا ہے اور اب تک تیار ہو جانا چاہئے تھا۔ بہرحال میرے خیال میں آخری مراحل میں ہے۔ اللہ کرے کہ جلد چھپ جائے تو پوپ کو بھی اور یہاں کے ہر پڑھے لکھے شخص کے ہاتھ میں پہنچ جانا چاہئے جس سے پتہ چلے کہ اسلام کا خدا کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہے اور آپ کا اسوۂ حسنہ کیا ہے۔ وہ ہستی جس کو یہ ظلم اور دہشت گردی اور شدت پسندی کا سمبل (Symbol) سمجھتے ہیں وہ تو سراپا رحم ہے۔ رحمۃ للعالمین کا لقب پانے والا ہے۔ جو سب سے بڑھ کر پیار محبت اور عاجزی کا علمبردار ہے اور تعصب کی نظر سے نہ دیکھنے والے غیروں نے بھی جس کی تعریف کی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ لٹریچر اور تبلیغی مواد مہیا کرنا جہاں ملکی مرکز کا کام ہے وہاں میدان عمل میں اسے ہر گھر میں پہنچانا نہیں بلکہ ہر ہاتھ میں پہنچانا ہر چھوٹے بڑے، بوڑھے، جوان کا کام ہے۔ آپ کا کام ہے مستقل مزاجی سے اس کام میں جتے رہنا اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ نتائج پیدا کرنے کی ذمہ داری خدا تعالیٰ کی ہے لیکن اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو طریق بتایا ہے وہ بہرحال اختیار کرنا ہوگا۔ ورنہ اپنی غلطیوں اور سستیوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے والی بات ہوگی۔

تبلیغ کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بیان فرما دیا کہ صالح اعمال بجالانے والے ہو اور مکمل طور پر فرمانبردار ہو۔ نظام جماعت کا احترام ہو اور اطاعت کا مادہ ہو۔ تبھی دعوت الی اللہ بھی کر سکتے ہو اور تم اس کا پیغام جو پہنچاؤ گے وہ اثر رکھنے والا بھی ہوگا۔ کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ کی مدد بھی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی باتوں کو پسند کرتا ہے جو ان خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِین (حم سجدہ:34) یعنی اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا اور نیک اعمال بجالاتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پس اپنی حالتوں کو سب سے پہلے اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا جس کی آپ تبلیغ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ ہوگی تو پھر نتائج بھی نکلیں گے کیونکہ کوئی دعوت الی اللہ، کوئی تبلیغ، کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی، اس وقت تک ثمرآور نہیں ہوسکتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے اس کے حضور خالص ہو کر جھکنا اور تمام وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہیں ادا کرنا ضروری ہے۔ تمام ان باتوں پر، ان حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ سے ہر قسم کا معاملہ صاف رکھنا ضروری ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے ضروری ہیں۔ رحمی رشتوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے اور اپنے ماحول کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ جہاں جہاں، جس وقت، کوئی احمدی جہاں کھڑا ہے اس کے اردگرد جو بھی اس سے مدد کا طالب ہے اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔

اگر تبلیغ کرنے والے کے، پیغام پہنچانے والے کے اپنے عمل تو یہ ہوں کہ اس کے ماں باپ اس سے نالاں ہیں، بیوی بچے اس سے خوفزدہ ہیں، عورتیں ہیں تو اپنے فیشن کی ناجائز ضروریات کے لئے اپنے خاوندوں کو تنگ کر رہی ہیں، ہمسائے ان کی حرکتوں سے پناہ مانگتے ہیں، ذرا سی بات پر غصہ آجائے تو ماحول میں فساد پیدا ہو جاتا ہے تو یہ نیک اعمال نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اپنے نمونے بہرحال قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ، برکت ڈالے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی ادائیگی کرنے والے ہیں اور نیک نمونے قائم کرنے والے ہیں اور کامل اطاعت کرنے والے ہیں تو اس وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں گے۔

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔ یہ غلبہ یورپ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی ہے، افریقہ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی انشاء اللہ ہوگا۔ اور جزائر کے رہنے والے بھی اس فیض سے خالی نہیں ہوں گے انشاء اللہ۔ پس آپ کا کام ہے کہ خالص اللہ کے ہو کر کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچاتے چلے جائیں تاکہ ان برکتوں سے فیضیاب ہوسکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے والے کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانے کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے خاص ہاتھ سے دھکّا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے‘‘۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ180-181)

پس یہ کام تو ہونا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ یہ مخالفین اور یہ مذہب سے ہنسی ٹھٹھا کے جو موقعے پیدا ہو رہے ہیں یا ہوتے ہیں یہ ہمیں اپنے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں کہ آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کیا ہوا ہے لیکن تمہارے میں جو سستی پیدا ہوگئی ہے اس کو دُور کرکے اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ کی نظر میں بہترین بات کہنے والے بن کر اسلام کا حقیقی نجات کا پیغام اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دو کہ یہ آج سب سے بڑی خدمت انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 ردسمبر 2006ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ مسعودہ بیگم بھٹی صاحبہ** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ مسعودہ بیگم بھٹی صاحبہ 15ردسمبر 2006ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، دعاگو اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نعمت علی خان صاحب مرحوم)

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ 25راکتوبر کو عید کے روز ہارٹ اٹیک سے پاکستان میں وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے 31 سال کا عرصہ بیوگی نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور چھ بچوں کی پرورش کی۔ مرحومہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ تہجد گزار اور بکثرت صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں۔ مرحومہ خلیل احمد صاحب مبشر (مبلغ سلسلہ۔ ایڈمنٹن، کینیڈا) کی بڑی بہن تھیں۔

(2) مکرمہ امتہ الغفور صاحبہ اہلیہ مکرم شیر محمد صاحب مرحوم باورچی)

مکرمہ امتہ الغفور صاحبہ 22رنومبر کو بعمر 65 سال لاہور میں وفات پاگئیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ آپ کے میاں نے 51 سال کا لمبا عرصہ تین خلفاء کی خدمت کرتے ہوئے گزارا۔ مرحومہ بہت محبت کرنے والی، صابر و شاکر خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد نگہبان ہو۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ:دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر16

صاحب سپرا آف ٹھٹھہ چندو، حال مقیم جرمنی کی والدہ محترمہ بختاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یار صاحب سپرا کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی، جو 5/دسمبر کو پاکستان میں انتقال کرگئیں تھیں۔

نماز ومغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چوتھا روز مؤرخہ 21/دسمبر 2006ء

صبح سوا سات بجے حضور پرنور نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور حاضرین نے اپنے آقا کی اقتداء میں باجماعت نماز ادا کی۔حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کے آخری رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی پہلی پانچ آیات کی تلاوت فرمائی۔

نماز ظہر وعصر سے قبل حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔دوپہر ڈیڑھ بجے حضور نماز ظہر وعصر کیلئے مسجد بیت السبوح تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع اور قصر کرکے پڑھائیں۔

سہ پہر 4:12 پر حضور سیر کیلئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے، حضور انور نے حسب معمول سفید لباس، پگڑی اور گرم کوٹ زیب تن کر رکھا تھا اور لکڑی کا ایک نفیس عصا پکڑ رکھا تھا۔سیر کے آغاز میں ہی حضور کے موسم اور درجہ حرارت کی بابت دریافت فرمانے پر نائب افسر حفاظت مکرم سید محمد احمد صاحب نے عرض کی کہ اس وقت درجہ حرارت 3 سینٹی گریڈ ہے۔علاوہ ازیں گرین ہاؤس کے قریب سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید محمد احمد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ پتہ کریں کہ گرین ہاؤس والوں نے سبزی لگائی ہوئی ہے کہ نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً پینتیس منٹ نیدرش باغ کے مختلف حصوں میں سیر فرمانے کے بعد 4:47 پر بیت السبوح واپس تشریف لائے۔سیر کے دوران مکرم امیر صاحب جرمنی حضور انور کے ساتھ ساتھ رہے اور حضور ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

فیملی ملاقاتیں

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے جرمنی کے دور ونزدیک شہروں سے آئے ہوئے 48 خاندانوں کے 203 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔

ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد آٹھ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ 8:10 پر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچواں روز مؤرخہ 22/دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے۔نماز کی پہلی رکعت میں حضور نے سورۃ بنی اسرائیل کے نویں رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ الکہف کے پہلے رکوع کی تلاوت فرمائی۔

پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2:05 پر مسجد بیت السبوح تشریف لائے۔حضور انور کے فرمان پر مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے اذان کہی۔ 2:10 پر حضور انور نے نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس میں حضور نے مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ہونے والی شرارتوں اور سازشوں کا ذکر فرمایا، نیز ان ممالک میں آزادئ ضمیر کے نام پر خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہب سے انکار پر مبنی فتنوں کا ذکر کیا اور اس ضمن میں حضور انور نے انگلستان میں شائع ہونے والی اور کرسمس سے قبل سب سے زیادہ فروخت ہونے والی ایک کتاب کا بھی ذکر فرمایا۔اسی طرح پوپ کے اسلام اور بانئ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بیان ، نیز اس قسم کی گھٹیا اور دلآزار باتوں کی اخبارات میں اشاعت اور مختلف نام نہاد لیڈروں کی بیان بازی کا ذکر فرما کر اس طریق کی مذمت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آزادئ ضمیر نے عیسائیت اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔اس سلسلہ میں حضور انور نے برلن کے ایک اوپیرا میں چلائے جانے والے ڈرامہ کا مختصر پس منظر اور اس کے گھناؤنے مقاصد کا ذکر فرمایا اور اسے اسلام کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیا۔حضور انور نے اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ بعض نام نہاد مسلمان تنظیموں نے اس ڈرامہ کو جائز قرار دیا لیکن جب جماعت نے اس قسم کے ڈراموں کی برملا مذمت کی تو بعض عیسائیوں اور پادریوں نے جماعت کے اعتراض کو درست قرار دیا۔

حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ ان ممالک کی اس قسم کی بیہودہ باتوں پر اعتراض کرو تو یہ لوگ اسے آزادئ ضمیر قرار دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اپنے لئے یہ لوگ بڑے حساس ہیں، لباس کا معاملہ آئے تو کہتے ہیں کہ ہم جیسے چاہے کپڑے پہنیں، چاہیں تو ننگے پھریں لیکن دوسری طرف مسلمان عورتوں کے سکارف پہننے پر بھی انہیں اعتراض ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہ اقوام مسلمان نوجوانوں کو اسلام سے بددل کرنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ خود ان کے پاس جو مذہب ہے اس میں کوئی زندگی نہیں کیونکہ انہوں نے ایک انسان کو خدا بنا لیا ہے۔حضور انور نے اس امر پر دلی دکھ کا اظہار فرمایا کہ مسلمان بھی شرک خفی میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ سے دوری کی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حضور نے دنیا اور خصوصاً مسلمانوں کو قرآن کریم میں بیان ماضی کی اقوام میں پیدا ہونے والی بعض برائیوں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر نازل ہونے والے عذابوں کا ذکر کرکے ایسی حرکتوں پر تنبیہ فرمائی۔اس ضمن میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے حوالہ سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہرگز ظالم نہیں بلکہ اس قماش کے لوگ جب اس کے بنائے ہوئے قانون کو توڑ کر حد سے بڑھتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے سزا پاتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ دنیا میں بھی اسی طرح ہوتا ہے اور خود ان مغربی ممالک میں اگر کوئی شخص قانون توڑتا ہے تو اس کی سزا پاتا ہے۔حضور انور نے اوپیرا میں چلنے والے ڈرامہ اور اس میں انبیاء علیہم السلام کی توہین پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے جلالی انداز میں فرمایا کہ ان دنیا داروں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اندازہ نہیں، انہیں یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کیلئے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ یہ ایسی ہستی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے اس ذات کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ کائنات ہی نہ بناتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہوا، پانی، آگ وغیرہ کو تم لوگوں نے خود خدا بنایا ہے جبکہ اسلام کا خدا وہ زندہ خدا ہے کہ جب لوگ سمندر میں طوفانوں کی وجہ سے غرق ہونے لگتے ہیں اور اسے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم اس مصیبت سے بچ گئے تو تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور جب وہ ان کی پکار سنتا اور انہیں ان طوفانوں سے نجات دے دیتا ہے تو وہ لوگ نجات حاصل کرنے کے بعد پھر اس کا انکار کردیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذاہب اور انبیاء کی آمد کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کیلئے ہمدردی، رحمت اور اس کا احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مذہب اور خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی کو کاٹ رہے ہیں۔حضور نے قرآنی آیت لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کے حوالہ سے فرمایا کہ انبیاء تو لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی میں اپنی راتوں کی نیندیں قربان کر دیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں وہ لوگوں سے کوئی اجرت نہیں مانگتے بلکہ کہتے ہیں ہمارا اجر خدا کے ہاں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ پیغام ہر شخص تک پہنچا دے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کی بعثت انسانوں کی بھلائی کیلئے کرتا ہے اور اس آخری زمانہ میں بھی اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔حضور نے فرمایا کہ جرمن نو احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے، آپ اپنے ہم قوموں تک یہ پیغام پہنچا کر ان سے ہمدردی کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں تک پیغام پہنچانے کیلئے لٹریچر اور تبلیغ کا ذریعہ بھی اختیار کرنا چاہئے، لیکن چند ہزار کی تعداد میں لٹریچر شائع کر کے خیال کر لینا کہ کروڑوں کیلئے کافی ہوگا، جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔حضور نے فرمایا کہ پوپ کے اعتراض کا تفصیلی جواب اب تک شائع ہو جانا چاہئے تھا، امید ہے کہ جلد شائع ہو جائے گا، شائع ہونے پر اسے پوپ تک اور ہر فرد تک پہنچائیں۔ انہیں بتائیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑھ کر عاجزی کے علمبردار تھے، اور یہ ایسی بات ہے جس کا غیروں نے اظہار کیا ہے۔پس ہمارا کام ہے کہ ہر انسان تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی افراد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کیلئے ایک احمدی کا اپنا بھی نیک نمونہ ہونا چاہئیے ، وہ نیک اور متقی ہو، نظام جماعت کی اطاعت کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرنے والا ہو۔اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کامیابی کا حصول ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل ضروری ہے۔حضور انور نے ان امور کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دیں۔خدا تعالیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سچے جذبات ان میں پیدا کردیں تاکہ روحانیت میں ترقی ہو، پھر انشاء اللہ اس قوم میں احمدیت پھیلے گی۔آئندہ انشاء اللہ لاکھوں کروڑوں جرمن ان اعتراض کرنے والے اپنے ہم قوم لوگوں پر شرمندہ ہوں گے۔حضور انور نے جرمن قوم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمن ایک باعمل قوم ہے، اگر احمدیوں نے اپنے فرائض ادا کئے تو جرمن قوم ضرور اسے قبول کرے گی۔پس ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اس کام میں لگ جائے اور ہر جرمن تک لٹریچر پہنچائے، وقتاً فوقتاً ہر لیڈر، پڑھے لکھے اور ممبر پارلیمنٹ تک یہ پیغام پہنچائیں، اس سلسلہ میں انٹرنیٹ اور ای میل سے بھی فائدہ اٹھائیں۔جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان کے جواب موجود ہیں، صرف پہنچانے کی ضرورت ہے۔جرمن قوم کی تعریف میں حضور نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد بھی بیان فرمایا۔

حضور انور نے ایک مرتبہ پھر احمدی افراد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کام کیلئے اپنا نیک نمونہ ہونا نہایت ضروری ہے، انسانوں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، رحمی رشتہ داروں کے حقوق، ماحول کے حقوق ادا کرنا، ضرورت مند کی مدد کرنا ضروری ہے۔اور اگر ماں باپ نالاں ہوں، بیوی بچے خوف زدہ ہوں، عورتیں اپنے فیشن کیلئے خاوندوں کو تنگ کر رہی ہوں، ذرا سا غصہ آ جائے تو ماحول خراب ہو جائے، یہ نمونہ بہرحال ایک تبلیغ کرنے والے کا نہیں ہوسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔یہ غلبہ یورپ میں، افریقہ میں اور امریکہ اور جزائر میں ہوگا۔آپ کا کام ہے کہ اعلیٰ نمونہ قائم کرتے ہوئے اس پیغام کو پہنچانے والے بن جائیں تا اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرسکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب سے یہ ہنسی، ٹھٹھا، مذاق ہمیں اپنے کاموں کی طرف توجہ پیدا کرانے کیلئے ہوتے ہیں۔پس حقیقی نجات کا پیغام ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دیں، یہ سب سے بڑی انسانی خدمت ہے۔

آخر پر حضور انور نے اس مضمون سے تعلق رکھنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔

خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔

جگہ کی قلت کے باعث جرمنی جماعت کی طرف سے بیت السبوح کے صرف قریبی ریجنز کو یہاں جمعہ پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی جبکہ باقی ریجنز سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ہی جمعہ ادا کریں، اس کے باوجود امام وقت کی کشش لوگوں کو کشاں درکشاں یہاں کھینچ لائی اور بیت السبوح میں مرد وزن نمازیوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ گئی، تمام ہالز اور برآمدے پُر ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں نے سردی کے باوجود کھلے آسمان تلے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کی بدولت جرمنی کی مرکزی مسجد بیت السبوح سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔

بیت السبوح کا تعارف

اس حوالہ سے بیت السبوح کا مختصر تعارف بھی یقیناً احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ جرمنی جماعت جو اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے چودہ ریجنز کی جماعتوں اور سولہ لوکل امارتوں پر مشتمل ہے، کا یہ مرکز ہے۔ یہ مرکز فرینکفرٹ کے علاقہ نیدرش باغ کے انڈسٹریل حصہ میں واقع ہے۔ اس عمارت کا احاطہ قریباً آٹھ ہزار مربع میٹر زمین پر مشتمل ہے، جو 2000ء میں خرید کیا گیا تھا۔ اس عمارت کے شرقی اور جنوبی جانب شاہراہیں موجود ہیں۔ جماعتی مرکز قائم ہونے سے پہلے اس جگہ کمپیوٹر کے پرزہ جات بنانے کی فیکٹری تھی۔ اس احاطہ میں دو عمارتیں موجود ہیں ایک بڑی عمارت جس میں چار بڑے بڑے ہال ہیں جن میں سے دو ہالز میں کچھ تبدیلی کر کے انہیں (مردوں اور خواتین) کی مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، باقی دو ہالز کھیل اور دیگر پروگراموں کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسری چھوٹی عمارت جو ایوان خدمت کے نام سے معروف ہے نیشنل خدام الاحمدیہ کے دفاتر، لائبریری اور میٹنگز وغیرہ کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اس میں ایک چھوٹا ہال بھی موجود ہے نیز ایک فیملی کی رہائش گاہ بھی ہے۔ بڑی عمارت میں جرمنی کی مرکزی امارت، فرینکفرٹ کی لوکل امارت، جلسہ سالانہ، مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ایم ٹی اے کے نوے کے قریب دفاتر ہیں۔ یہ عمارت تہہ خانہ کے علاوہ چار منزلوں پر مشتمل ہے، جن تک رسائی کیلئے سیڑھیوں کے علاوہ لفٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔ مسجد اور باقی دو ہال گراؤنڈ فلور پر ہیں جبکہ آخری منزل پر ایک طرف مرکزی عمارت کے دفاتر اور دوسری طرف حضور انور کی رہائش گاہ ہے۔ باقی منزلوں پر مختلف دفاتر ہیں۔ تہہ خانہ میں جماعت کی ایک بڑی لائبریری اور مرکزی شعبہ اشاعت کا سٹور ہے۔ علاوہ ازیں اس بڑی عمارت میں تین رہائش گاہیں بھی موجود ہیں۔ بیت السبوح کے اس احاطہ میں اسّی کاروں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔

سہ پہر 4:35 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دھند ہے کہ بادل ہیں؟ عرض کی گئی کہ بادلوں کے ساتھ ساتھ سردی بھی ہے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضور انور کی سیر کیلئے بیت السبوح کے شرقی علاقہ میں ایک نئی جگہ تجویز کر رکھی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس طرف کا قصد فرمایا۔ آج کی سیر میں مکرم امیر صاحب جرمنی کے علاوہ مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور ان احباب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ کچھ دیر بعد حضور انور نے مکرم سعید گیسلر صاحب، جو کہ پیچھے چل رہے تھے کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنی اچھی اردو بول لیتے ہیں، پھر حضور نے فرمایا کہ شمائلہ ناگی صاحبہ (جو جرمن ہیں اور اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ یو کے ہیں) جرمنوں میں سے اردو بولنے والوں میں نمایاں ہیں۔

حضور ایک کھیت کے پاس کچھ دیر کیلئے رکے اور دریافت فرمایا کہ یہ کس چیز کی فصل ہے، مکرم سعید گیسلر صاحب نے عرض کی کہ شاید آلو ہیں، حضور انور نے تبسم فرما کر کہا کہ آلو کا پودا اتنا بڑا نہیں ہوتا۔ پھر حضور آگے چل پڑے اور ایک چھوٹے سے دریا (جو پاکستان ہندوستان وغیرہ میں کھیتوں کے درمیان پانی کے نالے کے برابر تھا) کے قریب تشریف لائے اور پانی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا کافی ٹھنڈا ہے۔ حضور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ موسم سرما میں اس میں ٹراؤٹ مچھلی بھی نظر آتی ہے جو پانی کے بہاؤ کے مخالف سمت تیر رہی ہوتی ہے۔ حضور انور پھر اس دریا کے لکڑی کے پل پر تشریف لائے اور کچھ دیر وہاں کھڑے ہونے کے بعد واپسی کا قصد فرمایا۔ واپسی میں حضور انور نے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش سے فرمایا کہ آپ کو دل کی تکلیف تو نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں حضور میں چل سکتا ہوں۔ واپسی کے سفر میں راستہ میں ایک چھوٹی سی جھیل آئی تو حضور انور نے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ یہ جھیل ہے جس میں مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک گھنٹے کی سیر کے بعد 5:35 پر حضور انور کی بیت السبوح میں واپسی ہوئی اور حضور انور بذریعہ لفٹ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چھ بجے شام حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، جو رات 8:20 تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے 49 خاندانوں کے 204 افراد جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ دفتر سے نکل کر اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے، حضور انور نے شعبہ ملاقات کے ایک کارکن مکرم غلام مصطفیٰ بلوچ صاحب (اسٹنٹ سیکرٹری امور عامہ) سے ان کا نام دریافت فرمایا، ان کے عرض کرنے پر کہ ان کا تعلق ڈیرہ غازیخان سے ہے حضور نے فرمایا کہ آپ نبی احمد بلوچ صاحب کے رشتہ دار ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی حضور۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ان کے بارہ میں مزید عرض کی کہ یہ زیادہ تر سندھ کے علاقہ محمد آباد میں رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے غلام مصطفیٰ صاحب کے بعض اور عزیزوں کا بھی نام لیا اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

8:35 پر حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور باجماعت نمازیں پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت فرمائی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: اسلام کے خلاف گمراہ کن اور گھناؤنی مہم از صفحہ نمبر 12

'' جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرنے والے ہیں۔

(سورۃ آلِ عمران آیت 18)

پھر فرمایا، '' اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کرو، وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا'' (سورۃ الاحزاب آیت 72)۔ گویا سچی بات میں بھی کوئی پیچ یا الجھاؤ نہ ہو اور صاف اور سیدھی بات کی جائے۔

ان تمام آیاتِ قرآنی اور احادیث کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ قرآن مسلمانوں کو سچ کی بجائے جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے ایک عریاں جھوٹ اور انتہائی ظالمانہ الزام ہے۔ ایک مسلمان کے تو وہم میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ جھوٹ بولنا کسی صورت میں بھی جائز ہے۔

Bruce Tefft نے تقیہ کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کو قرآن سے منسوب کیا ہے۔ معقولیت کا تقاضا تو یہ تھا کہ قرآن کی طرف کوئی بات منسوب کرنے سے پہلے قرآن کے الفاظ اور متن کا حوالہ دیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ محض ایک سنے سنائے، عامیانہ، غلط اور گمراہ کن تصور کو بنیاد بنایا گیا ہے اور اس کے لئے بھی کسی سند کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ یوں تقیہ کے بارہ میں بھی موصوف کے بیان کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کی کوئی ایک آیت بھی نہیں پیش کی جاسکتی جس میں جھوٹ کی تعلیم دی گئی ہو، نہ ہی تقیہ کا قرآن شریف میں کوئی ذکر ہے۔

تقیہ کوئی قرآنی حکم نہیں ہے۔ یہ ایک فقہی اصول ہے جو بعض فقہاء کے نزدیک مخصوص اضطراری حالات میں بقائے نفس کی خاطر خاموشی اختیار کرنے کا نام ہے۔ یہ ہرگز ہرگز جھوٹ بولنے کی تلقین نہیں۔ ان فقہاء کے نزدیک اگر حالات ایسے سنگین ہوں کہ محض مذہبی عقیدہ کے اظہار کی وجہ سے جان اور ایمان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو ایسے میں عقیدہ کا اظہار کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرنا جائز قرار دیا گیا۔ جھوٹ بولنے کی **اجازت پھر بھی نہیں۔ گویا تقیہ بچاؤ کی ایک تدبیر ہے۔ جھوٹ بولنے کی تلقین نہیں۔**

تقیہ کا اصول اس وقت اپنایا گیا جب بنو امیہ اور بنو عباس کے دورِ حکومت میں ایک عقیدہ کو مٹانے کے لئے اس مخصوص فرقہ کے لوگوں کو بڑی تعداد میں قتل کیا گیا۔ لہٰذا عقیدہ کے بارہ میں ریاستی جبر اور دہشت گردی کے مقابلہ میں حفاظت کے طور پر بعض فقہاء نے عقیدہ کے اظہار اور اعلان کی بجائے خاموشی اختیار کرنے کو ایک استثناء کے طور پر جائز قرار دیا ہے۔ دیگر امور اور معاملات میں کبھی بھی کسی نے جھوٹ کو ہرگز ہرگز جائز قرار نہیں دیا۔ بلکہ اپنے ہی حقوق کے خلاف بھی اگر شہادت دینی پڑے تو سچ کی تلقین کی گئی ہے۔

تقیہ کا قرآن کریم میں تو ذکر نہیں مگر جن لوگوں نے استثنائی حالت میں مذکورہ بالا تدبیر اختیار کرنے کو جائز قرار دیا ہے انہوں نے بعض قرآنی آیات سے استدلال اور استنباط کرتے ہوئے تقیہ کی اس صورت کی گنجائش نکالی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا یعنی عقیدہ کے اظہار میں خاموشی۔ ان فقہاء کے اس استدلال کے صحیح یا غلط ہونے سے بحث نہیں، یہ بات بالکل واضح ہے کہ تقیہ قرآنی حکم نہیں اور جو گنجائش بھی پیدا کی گئی اس میں بھی جھوٹ بولنے کی تلقین یا اجازت نہیں۔ تقیہ کے بارہ میں فقہاء نے سورۃ آلِ عمران کی آیت 29 اور سورۃ النحل کی آیت 107 سے استنباط کیا ہے۔ دونوں آیات سے کسی طرح بھی جھوٹ کی اجازت کا مفہوم اخذ نہیں کیا جاسکتا۔

غرضیکہ تقیہ کے اصول کے تحت بعض فقہاء نے ظالموں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے اور مجبوری کی حالت میں صرف عقیدہ کے معاملہ میں اظہار کی بجائے خاموشی کو جائز سمجھا ہے۔ جھوٹ کو پھر بھی جائز نہیں سمجھا گیا۔ جدید دور میں جہاں Right to remain silent کو قانونی مجرموں کے لئے بھی حق کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہو وہاں مذہبی جبر کے پیشِ نظر تقیہ کے اصول پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کی آڑ میں قرآن کی طرف جھوٹ کی تعلیم منسوب کرنا تو سراسر ظلم ہے۔

Bruce Tufft اور ان کے ہم نواؤں کو قرآن مجید کے بارہ میں بنیادی معلومات بھی میسر نہیں اور ایک لاعلمی اور تعصب کے ماحول میں محض مسلمانوں کے خلاف ایک عمومی نفرت کی فضا ہموار کرنے کی ایسی کوششیں امنِ عالم کے لئے کوئی نیک شگون نہیں۔ America's Truth Forum سے دہشت گردی کے اسباب معلوم کرنے کی بجائے مسلمانوں کے خلاف عمومی نفرت پھیلانے کے لئے سچائی کا خون کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ سنجیدگی سے ایک ہم آہنگی کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں ان کو اس بات کا خصوصی دھیان کرنا ہوگا کہ منافرت کے فروغ کے اس کھیل میں قرآن اور اسلام کی بنیادی تعلیم پر جھوٹے الزام تھوپنے کا یہ سلسلہ بند کیا جائے۔

قرآن کی طرف ایسی تعلیمات منسوب کرنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ محض مسلمان ہونے کی بنا پر ہی مسلمانوں سے نفرت کی جائے۔ یہ ایک گھناؤنا کھیل ہے کہ محض مذہب کے نام پر اس مذہب سے منسوب تمام لوگوں کو قابلِ نفرین سمجھا جائے۔ اس طرح کی نفرت انگیزی اقوامِ متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی اصولوں سے براہِ راست متصادم ہے جس کی ہر سطح پر مذمت کی جانی چاہئے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

میراج
MIRAGE HOTEL LAHORE
ہوٹل اینڈ بینکویٹ ہال لاہور
Stay with Comfort
21 Lake Road, Old Anarkali, Lahore.
Tel: 042-7238133-35 7238126-27 Fax: 042-7246344
www.miragelahore.com
Email: reservations@miragelahore.com
Email your Reservation now!

اسلام کے خلاف گمراہ کن جہالت، عریاں جھوٹ اور منافرت کے فروغ کی نہایت گھناؤنی مہم

’قرآن مسلمانوں کو سچ کی بجائے جھوٹ بولنے کی ترغیب دیتا ہے‘ [نیویارک پولیس کے مشیر Dr.Bruce Tuft کا سچائی کا خون کرنے والا، سراسر جھوٹا، شرانگیز اور سفّاکانہ الزام]

(مجیب الرحمن۔ ایڈووکیٹ، سپریم کورٹ ۔ پاکستان)

نومبر 2006ء کے وسط میں شمالی امریکہ کے شہر لاس ویگاس (Las Vegas) میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں پاکستان کے ایک صحافی اور کالم نگار (حامد میر) کو شمولیت کا موقع ملا۔ اس تقریب کا مقصد بظاہر ’اسلامی شدت پسندی‘ کے اسباب اور اس کے تدارک پر غور کرنا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام Thruth America Forum نامی ایک تنظیم نے کیا تھا۔ سچائی کے اس منبر سے سچائی کا جو خون ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے حامد میر نے لکھا ہے کہ Dr. Bruce Tuft نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ ”قرآن مسلمانوں کو سچ بولنے کی بجائے جھوٹ بولنے کی ترغیب دیتا ہے، اور اس قرآنی حکم کو ”تکیہ“ کہا جاتا ہے“۔

Dr. Bruce کی یہ بات کسی عام راہ چلتے جاہل شورش پسند کی ہنگامہ آرائی یا ہیجان انگیزی نہیں قرار دی جا سکتی۔ Dr. Bruce Tuft ایک لمبا عرصہ امریکہ کی Intellegence Agencies میں کام کرتے رہے ہیں اور 11 ستمبر 2001ء کے بعد سے نیویارک پولیس کے مشیر ہیں۔ اس عہدہ اور تجربے کے پس منظر میں Dr. Bruce Tuft کے بیان کو محض جہالت اور کم علمی بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے پہلے بھی واشنگٹن کے ایک سمپوزیم میں موصوف کی طرف سے خاصی زہر افشانی کی گئی اور کہا گیا کہ قرآن کا چالیس فی صد حصہ مہمل اور ناقابلِ فہم ہے اور بقیہ تضاد کا شکار ہے۔ تعصّب اور اشتعال انگیزی کی ایسی بھونڈی مثال ازمنۂ وسطیٰ میں بھی تلاش کرنا محال ہے۔

ایک مسلمان صحافی اور کالم نگار کے لیے یہ تقاریر کس قدر تکلیف کا باعث رہی ہوں گے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ گو انہوں نے وقت اور موقع کی مناسبت سے اپنا حقِ تردید بھی استعمال کیا مگر Dr. Bruce Tuft کی تقریر نسبتاً زیادہ تفصیلی تجزیہ کا تقاضا کرتی ہے۔

تلاش حق اور امن کی جستجو کی آڑ میں نفرتوں کو پروان چڑھانے کا یہ کھیل اور ایسی تقاریب کا انعقاد، ایک شکست خوردہ اور مجرم ذہنیت کی غمازی کرتا ہے۔ جب ریاستی سطح پر یا حکومت کے سینئر افسران اور رائے عامّہ بنانے والے دانشور سوچی سمجھی سازش کے تحت یہ کھیل کھیلنے میں ملوّث ہوں تو تاریخ شاہد ہے کہ ایسے لوگ اپنے ملک اور قوم کی بھی کوئی خدمت بجا نہیں لاتے اور بین الاقوامی طور پر بھی امن و آشتی کے لیے ایک شدید خطرہ پیدا کر دیتے ہیں۔

❁......پروفیسر آرنلڈ نے بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ مسلمانوں کے مذہب کے بارہ میں عیسائی دنیا میں غلط تصورات صلیبی جنگوں کے زمانہ سے ہی رائج رہے ہیں۔ اور پروفیسر آرنلڈ نے حیرت سے لکھا ہے کہ Pope innocent III نے جب مسلم اکابرین کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو اسلامی عقائد، مسلمانوں اور ان کے خلیفہ کے بارہ میں کس قدر جاہلانہ معلومات فراہم کی گئیں۔ (ملاحظہ ہو:

The Caliphate By: Sir Thomas w. Arnold Publisher: Oxford University Press. First Published in Oxford at the Clarendon Press 1924. P 167-171. Reissued with an additional Chapter in 1965. Reprinted in Pakistan 1966.Fifth Impression 2000.

❁......ایک اور مستشرق معاند اسلام منٹگمری واٹ جن کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے معروضی اور غیر جانبدارانہ رویہ کے ساتھ اسلام کا جائزہ لیا ہے ان کو بھی اقرار کرنا پڑا ہے کہ:

"Even before the Crusades focused attention on the expulsion of the Saracens from the Holy land, medieval war propaganda, free from the restraints of factuality, was building up a conception of, 'the great enemy'. At one point Muhammad was transformed into may hound the prince of darkness. By the eleventh century the ideas about Islam and Muslims current In the crusading armies were such travesties that they had a bad effect on the morale. The Crusaders had been lead to expect the worst of their enemies, and when they found many chivalrous knights among them, they were filled with distrust for the authorities of their own religion.

(Muhammad At Medina By: W. Montgomary Watt.Publisher: Oxford University Press Reprinted in Pakistan 1981 Fifth Impression 2000 .ISBN 0 19 577307 1,Page 324)

”جب صلیبی جنگوں نے مسلمانوں کو مقاماتِ مقدسہ سے نکالنے پر توجہ مرکوز کی تو اس سے بھی پہلے ازمنۂ وسطیٰ کے جنگی پراپیگنڈہ نے جو حقائق کی پابندیوں سے قطعاً آزاد تھا ایک ’شدید دشمن‘ کے تصور کو فروغ دیا۔ ایک وقت میں تو محمد کو تاریکی کے بادشاہ کی شکل دے دی گئی۔ گیارہویں صدی تک اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں صلیبی افواج میں اتنی لایعنی اور مضحکہ خیز باتیں پھیلائی گئی تھیں کہ بالآخر وہ ان کے حوصلہ پر اثر انداز ہوئیں۔ صلیبی افواج کو یہ توقع دلائی گئی تھی کہ ان کا ’بدترین دشمن‘ سے آمنا سامنا ہو گا۔ اور جب ان کا متعدد شریف النفس، بااخلاق اور ایثار پسند سپہ سالاروں سے واسطہ پڑا تو اپنے ہی مذہبی راہنماؤں سے ان کا اعتماد اٹھ گیا۔“

❁......عصرِ حاضر کی نامور مؤرخ Karen Armstrong لکھتی ہیں:

"It On the eve of the second Christian millennium the crusaders massacred some 30,000 Jews and Muslims in Jerusalem, turning the thriving Islamic Holy city into a stinking charnel house. For at least five months the valleys and ditches around the city were filled with petrifying corpuses, which were to numerous for the small number of crusaders, who remained behind after the expedition to clear away, and a stinch hung over Jerusalem, where the three religion of Abraham had been able to co exist in relative harmony under Islamic rule for nearly 500 years."

(Islam A Short History by :Karen Armstrong. Publisher: Phoenix Press (Orion Publishing Group Ltd) English Imperession 2003. P 152-153)

”عیسوی سن کی دوسری ہزارویں کے آغاز پر صلیبیوں نے یروشلم میں تیس ہزار کے قریب یہودیوں اور مسلمانوں کو تہِ تیغ کیا اور مسلمانوں کے اس پھلتے پھولتے مقدس شہر کو ایک متعفن مردہ خانہ بنا کر رکھ دیا۔ اور کم از کم پانچ مہینے تک شہر کے گرد کھائیاں اور وادیاں گلتی سڑتی لاشوں سے اٹی رہیں جو تعداد میں اتنی تھیں کہ صلیبیوں کے لئے ان کی صفائی ناممکن تھی۔ اور یروشلم جہاں اسلامی حکومت کے تحت پانچ سو سال تک تین ابراہیمی مذاہب اتفاق اور ہم آہنگی سے رہ رہے تھے، اس یروشلم کی فضاؤں میں ایک سڑاند بسی رہی“۔

❁......اور لکھتی ہیں کہ:

"Ever since the crusades, the people of western Christiandom developed a stereotypical and distorted image of Islam, which they regarded as the enemy of decent civilization."

(Islam A Short History; P 152)

صلیبی جنگوں کے بعد سے عیسائی دنیا میں اسلام کے بارہ میں ننگِ تہذیب و شرافت مذہب کے طور پر ایک گھسا پٹا مسخ شدہ تصور فروغ پاتا رہا ہے۔“

مزید لکھتی ہیں:

"it was for example, during the crusades, when it was Christians who has instigated a series of brutal holy wars against the Muslim world, that Islam was described by the learned scholar monks of Europe as in inherently violent and intolerant faith, which had only been able to establish itself by the sword, the myth of the supposed fanatical intolerance of Islam has become one of the received ideas of the west."

(Islam A Short History; P 152)

”صلیبی جنگوں کے دوران عیسائی ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف خونخوار مقدس جنگوں کا آغاز کیا اور عیسائی دانشوروں اور راہبوں نے اسلام کو ایک ایسے تشدد پسند اور رواداری سے عاری مذہب کے طور پر پیش کیا جو تلوار کے زور پر قائم ہوا۔ اسلام کی جنونی عدمِ رواداری کے بارہ میں یہ جھوٹ مغرب میں راسخ ہو چکا ہے۔“

گویا مغربی مفکرین اور مؤرخین خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں اس گمراہ کن جہالت کو فروغ دیا جاتا رہا ہے۔ بدقسمتی سے گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی کا خون آشام اور گھناؤنا کھیل اکیسویں صدی میں پھر سے کھیلا جا رہا ہے۔ مگر اب معلومات اور بین الاقوامی رابطے اتنے وسیع ہیں کہ کوشش کی جائے تو دنیا اس کھیل کے سنگین نتائج سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

Bruce Tuft کا یہ کہہ دینا کہ قرآن مسلمانوں کو سچ بولنے کی بجائے جھوٹ کی ترغیب دیتا ہے ایک شرانگیز الزام تراشی ہے۔ یہ توقع کی جانی چاہئے کہ Bruce Tuft کی یہ ہرزہ سرائی سنجیدہ طبقہ کو متاثر نہیں کرے گی۔

Dr.BruceTuft اور اس قبیل کے دوسرے سیاسی راہنماؤں کی متعصّبانہ اور گمراہ کن الزام تراشیوں کی حقیقت عوام پر ظاہر ہو گی تو عامۃ الناس کا اعتماد اپنے راہنماؤں سے یقیناً اٹھ جائے گا اور مستقبل کا مؤرخ بھی جب حقائق سے پردہ اٹھائے گا تو ان کو معاف نہیں کرے گا۔ تاہم ایک ایسے دور میں جب کہ ہر ذی شعور انسان بین المذاہب مفاہمت اور تہذیبوں کے تصادم سے گریز کا متمنی ہے، اس قسم کی ہرزہ سرائی کا ایک معقول اور علمی جواب بھی عوام کے علم میں آنا ضروری ہے۔

لغوی معنوں کے اعتبار سے اسلام سلامتی اور امن کا نام ہے۔ امن میں آنے اور امن دینے کا نام ہے۔ سلامتی اور سلامت روی کا نام ہے۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی قبل از بعثت کی زندگی میں بھی الصادق اور الامین کے طور پر مشہور تھے۔ تاریخ نے یہ واقعہ محفوظ رکھا ہے کہ جب آپ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ نے اہل مکّہ سے پوچھا کہ ”اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں ایک لشکر اترا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات سچ مانو گے؟“ تو اہل مکّہ نے جواب دیا کہ ”ہاں۔ کیونکہ ہم نے تمہیں اپنے تجربہ میں ہمیشہ سچا ہی پایا ہے“۔

(بخاری و مسلم)

قرآن ایک عظیم کتاب ہے۔ قرآن ہر دور، ہر خطہ اور ہر سطح کے انسان کو خطاب کرتا ہے اور انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کی تہذیب کرتا اور ان کی نشوونما کرتا ہے۔ ایک وحشی کو انسان، انسان کو با اخلاق انسان اور پھر ایک با خدا انسان بنا دیتا ہے اور اس کے لئے محض اخلاقی اوامر و نواہی کی ایک فہرست مہیا کر کے نہیں چھوڑ دیتا بلکہ درجہ بدرجہ، منزل بہ منزل ترقی کی منازل طے کرواتا ہے۔ قرآن انسان کی نفسیاتی کیفیات اور معاشرتی تجربات، ترغیبات اور اندیشوں کو پیش نظر رکھ کر جملہ نشیب و

فراز اور خطرات کی نشاندہی بھی کر دیتا ہے۔

قرآن حکیم کی تعلیمات میں حق وصداقت اور راست گوئی اور سچائی پر مختلف پیرایوں میں تاکید کی گئی ہے اور جھوٹ اور غلط بیانی کے ہر پہلو سے دور رہنے کی تاکید اور تنبیہ کی گئی ہے اور یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ انسان کی قوت گویائی، قوت بیان، اس کی زبان اور اس کے ہونٹ خدا کی ایک ایسی دین ہے جس کے صحیح اور غلط استعمال کے بارے میں اس سے پرسش کی جائے گی۔قرآن میں ان قویٰ اور استعدادوں کے صحیح استعمال کے طریق بھی سمجھا دئے گئے ہیں اور جھوٹ کے نقصانات اور اس سے بچنے کے مقامات سے بھی پوری طرح آگاہ کر دیا گیا ہے۔

انسان کے گفتار کے بارہ میں قرآنی تعلیمات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ قرآن قوتِ گویائی اور اظہار و بیان کی صلاحیت کو ایک انعامِ خداوندی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا، ”اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو اظہار و بیان بخشا“ (سورة الرحمن) ۔اس انعام کو رحمٰن کے ذکر سے شروع کر کے یہ بات یاد دلائی کہ یہ طاقت اور یہ صلاحیت اور یہ گویائی خالص عطا ہے۔ یہ کسی انسانی کوشش کی جزا نہیں۔

یہ احساس اجاگر کرنے کے بعد پھر یہ یاد دلایا کہ ”کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں عطا کئے۔ اور کیا ہم نے اسے دونوں راستے نہیں دکھا دئے“۔

(سورة البلد آیت 9تا11)

اور پھر بار بار تکرار کے ساتھ یہ بات ذہن نشین کروائی کہ جو کچھ انسان کو دیا گیا اس کی پرسش بھی ہوگی اور جزا اور سزا بھی۔ روزِ جزا کے بارہ میں فرمایا ” آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور.......... ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کیا کرتے تھے“۔(سورة یٰس آیت 66)

یہ حیرت انگیز بیان جو آج ٹیلیویژن اور فلم کی ایجاد کے بعد بخوبی سمجھ میں آتا ہے، پندرہ سو سال قبل اس کا تصور محال تھا۔

اور فرمایا: ” یقیناً ہم وہ بھی جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور وہ بھی جو وہ ظاہر کرتے ہیں“(سورة یٰس آیت 77) ۔مزید فرمایا: ”اس دن جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان باتوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے“(سورة نور آیت 25) ۔اور یاد دلایا کہ: ”اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس اسے کیسے کیسے وساوس میں ڈالتا ہے اور ہم اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں“(سورة ق آیت17)۔ ”اور وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ہی اس کا ہمہ وقت مستعد نگران موجود ہوتا ہے“(سورة ق آیت19) اور ”خدا تو ہر پوشیدہ اور پوشیدہ تر کو بھی جانتا ہے“ (سورة طٰہٰ آیت8) ”اور وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ بہت بڑا اور اونچی شان والا ہے۔ برابر ہے تم میں سے وہ جس نے بات چھپائی اور جس نے بات کو ظاہر کیا اور اس کے لئے برابر ہے جو رات کو چھپ جاتا ہے اور دن کو سرِ عام چلتا پھرتا ہے۔“ (سورة الرعد آیت 10-11) ”خواہ تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو یقیناً وہ سینے کی باتوں کا دائماً علم رکھتا ہے“(سورةالملک آیت 14)۔ ”یقیناً خدا ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتا ہے“۔(سورة الانبیاء آیت 110)

یوں اپنے قول و فعل کی مسئولیت اور جوابدہی کے بارہ میں قرآن مجید اپنے ماننے والوں کی ذہنی تربیت کرتا ہے اور اس ذہنی اور نفسیاتی کیفیت کو مخاطب کرتا اور قول و فعل کے لئے نیک و بد کی میزان مہیا کرتا اور ہدایات جاری کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ”اور وہ مؤقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک کے متعلق پرسش کی جائے گی“(سورة بنی اسرائیل آیت۳۷) ۔ ” وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک یہ بہت نا پسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم نہیں کرتے“ ۔(سورةالصف آیت3-4)

جھوٹ کے بارہ میں فرماتا ہے: ” اللہ ہرگز اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور سخت نا شکرا ہو“ (سورة الزمر آیت3)۔ ”یقیناً اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے تجاوز کرنے والا ہو اور سخت جھوٹا ہو“ (سورة المومن آیت29) ”پس بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو“ (سورة الحج آیت31)۔ گویا جھوٹ کو شرک اور پلیدی کے برابر قرار دیا گیا۔ پھر فرمایا: ”مومن وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں“ (سورة الفرقان آیت73)۔ اور کفار کے بارہ میں فرمایا کہ: ”ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے“ (سورة البقرة آیت11)۔ اور فرمایا کہ ” حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جب کہ تم جانتے ہو“ (سورة البقرة آیت43)۔ ”اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہوگا۔ (سورة البقرة آیت284) ” ہلاکت ہے ہر سخت افتراء کرنے والے اور بڑے جھوٹے پر“ (سورة الجاثیہ آیت8)۔ اور انسان کی مثالی زندگی اور اس کی معراج یہ بتائی کہ جنتی جنت میں ” نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ“۔(سورة النباء آیت 36)

قرآنِ حکیم نے جھوٹ کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے جھوٹ کی تمام صورتوں کو کھول کر واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ اور جھوٹ کی مختلف شکلوں اور مختلف مراحل کے بیان کے لئے مختلف الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے ہر قسم کے جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

پہلا لفظ قولِ زُور ہے۔ زُور جھوٹی بات کو کہتے ہیں مگر زُور کے لغوی معنوں میں راستے سے ہٹ جانے اور بات کو مزیّن کرنے کا مضمون بھی شامل ہے۔ گویا سچی بات میں بھی زیبِ داستان کی خاطر اضافہ کرنا جھوٹ کی تعریف میں شامل ہے۔

دوسرا لفظ کِذب کا استعمال ہوا ہے۔ کِذب کے معنیٰ بھی جھوٹ کے ہیں اور اس میں بھی پانچ مختلف صورتیں شامل ہیں۔ یعنی بیان کرنے والا کوئی ایسی بات بیان کرے جسے وہ نہیں جانتا۔ یا ایسی بات جو کسی سے سنی ہو اس کو بدل کر اس کی طرف منسوب کرے۔ یا، کوئی ایسی بات کہنا جو جھوٹ تو نہ ہو مگر جھوٹ سے مشابہ ہو۔ یا، کوئی بات بنا کر پیش کرنا جس کا کوئی وجود نہ ہو۔ یہ سب کذب کی تعریف میں شامل ہیں۔

تیسرا لفظ اِفک ہے۔ اِفک کے لفظ میں بات کو بدل دینا، اس کو غلط رنگ دے دینا اور دھوکے سے غلط بات کے ذریعہ رائے بدل دینے کا مفہوم شامل ہے۔

چوتھا لفظ باطل ہے۔ اس میں غیر درست، امرِ واقعہ کے خلاف ہونے کا مفہوم شامل ہے۔ محاورةً ازراہِ مذاق غلط بات کہنا بھی باطل کے معنیٰ میں شامل ہے۔ اسی طرح کسی چیز کا بے مقصد اور کالعدم ہونا بھی باطل کے مفہوم میں شامل ہے۔ مصنوعی اور خود تراشیدہ بات بھی باطل کے مفاہیم میں شامل ہے۔

پانچواں لفظ تلبیس کا استعمال ہوا ہے اس کا مصدر لباس ہے اور تلبیس میں کسی چیز کو ڈھانپ دینے کا مفہوم اور سچ اور جھوٹ کو باہم ملا دینے کا مفہوم شامل ہے اور کسی امر کو مشتبہ اور غیر واضح کرنے کا مفہوم بھی شامل ہے۔ گویا سچی بات میں اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا بھی جھوٹ کی تعریف میں شامل ہے۔

اس کے علاوہ کتمان حق یعنی سچی گواہی کو چھپانے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ الغرض جھوٹ کا ایسا کوئی پہلو نہیں جس سے قرآن نے منع نہ فرمایا ہو۔

پیغمبرِ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مسلمانوں کے لئے ایک اسوۂ حسنہ قرار دی گئی ہے اور اسلامی فقہ میں اور مسلمانوں کی عام زندگی میں بھی پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو واجب العمل سمجھا جاتا ہے۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قرآن کی تشریح کا درجہ رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کے بارہ میں قرآنی تنبیہ کو مختلف اوقات میں کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک جھوٹی زبان بہت بڑی خطا کار ہوتی ہے (کنزالعمال حدیث 8203)۔ اور پھر فرمایا، دروغ گوئی سے دور رہو کیونکہ دروغ اور فسق و فجور آپس میں توام ہیں اور یہ دونوں چیزیں جہنم تک لے جاتی ہیں (طبرانی کبیر) دروغ گوئی نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے (کنزالعمال 8212)۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ ایمان سے دور کر دیتا ہے (کنزالعمال حدیث 8206)۔ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ جائز نہیں کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف (کنزالعمال حدیث 8217)۔ ہلاکت ہو اس شخص پر جو محض لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے ہلاکت (کنزالعمال حدیث 8215)۔ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے۔

(کنزالعمال حدیث 8209.8207)

سچائی کے بیان میں قرآن کریم فرماتا ہے: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ“۔

(سورة التوبہ آیت 119)

سچائی پر قرآن شریف نے اتنا زور دیا ہے کہ خود اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو سچ کا دامن ہاتھ سے نہ جائے۔ فرمایا: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مظبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ، خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف، خواہ کوئی غریب ہو خواہ کوئی امیر کیونکہ اللہ ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔

(سورة النساء آیت136)

دشمن کے حق میں بھی سچی شہادت کی تاکید فرمائی: ”اے ایمان والو تم اللہ کی خاطر مظبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو“۔

(سورة المائدہ آیت 9)

پھر فرمایا: ”یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں .... اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اوور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔“ (سورة الاحزاب آیت 36)۔ ”سچوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کیا جائے گا ور کافروں کے لئے ایک دردناک عذاب ہے۔ (سورة الاحزاب آیت 9)

روزِ جزا کے بارہ میں فرمایا: ”یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا، وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“(سورة المائدہ آیت 121) ”اللہ سچوں کو سچائی کی جزا دے گا، اور اگر چاہے تو منافقوں کو عذاب دے گا یا توبہ قبول کرتے ہوئے ان کی طرف جھکے گا“۔

(سورة الاحزاب آیت 25)

پھر فرمایا جنت کے انعامات ان کے لئے ہیں:

باقی صفحہ نمبر 10پر ملا حظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

’مذہب متحد کرتا ہے تفرقہ نہیں ڈالتا‘ کے عنوان پر

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے پہلے یوم پیشوایان مذاہب کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ : مبارک احمد خان نیشنل سیکرٹری تبلیغ ۔ نیوزی لینڈ)

نیوزی لینڈ ایک خوبصورت سرسبز وشاداب ملک ہے جہاں اس کے سبزہ زاروں سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں وہاں اس بات سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ اس میں رہنے والے لوگ کافی حد تک مذہب سے لگاؤ اور خوف خدا رکھتے ہیں۔ ان میں اخلاقی گراوٹ ابھی اتنی نہیں آئی جتنی کہ ہم یورپ کے بعض ممالک میں دیکھتے ہیں۔

حالیہ واقعات کے باعث جو دنیا بھر میں اسلام کے خلاف طوفان بدتمیزی چل رہا ہے اس کے اثر کو قدرے کم کرنے کے لیے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اخلاق فاضلہ سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے جلسہ پیشوایان مذاہب منانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے پہلے یوم پیشوایان مذاہب عالم کا انعقاد مورخہ 2/دسمبر 2006ء کو ہوا جس میں وفاقی وزیر کرس کارٹر (Chris Carter) اور ایک ممبر پارلیمنٹ مکرم اشرف چودھری صاحب کے علاوہ شہر کے متعدد معززین اور تعلیم یافتہ حضرات نے شمولیت کی۔ اس سمپوزیم میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی نمائندہ کے طور پر مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے شمولیت فرمائی اور علمی اور ایمان افروز نصائح سے نوازا۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اس فنکشن کا اہتمام کیا۔ بڑے بڑے مذاہب کے علماء کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے مذہب کی رو سے ثابت کریں کہ کس طرح ان کا مذہب انسانیت کے اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے علماء کو اپنے ساتھ اپنے پیروکار لانے کی اجازت تھی۔ چنانچہ بعد دوپہر مہمان گروہ در گروہ آنے شروع ہو گئے اور جلد ہی ہال مہمانوں سے بھر گیا۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب جلسہ کے چیئرمین تھے۔ آپ نے مہمان خصوصی کے ساتھ مقررین کو سٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی اور مہمانوں کو جلسہ کے طریق کار سے مطلع کیا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم اعجاز احمد خانصاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ بعدہٗ مکرم محترم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے حاضرین کو بتلایا کہ اسلام مکمل بھائی چارہ کا مذہب ہے، ہماری باہم مشترک تعلیم ہمارے اتحاد کا باعث بنی چاہئے۔ آپ نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ہمدردی بنی نوع انسان کے مضمون کو پیش کیا۔ آپ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ جلسہ نہ صرف ہماری غلط فہمیوں کو دور کرنے کا باعث بنے گا بلکہ ہمیں متحد کرنے کا بھی باعث بنے گا۔

آپ کے خطاب کے بعد وفاقی وزیر کرس کارٹر (Chris Carter) نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی اس کوشش سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ ہماری حکومت بھی مذہبی رواداری پیدا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ انہوں نے جماعت کے نعرہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ مختلف قوموں اور مذاہب میں محبت اور پیار پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

مقررین میں سب سے پہلے ہندو مذہب کے لیڈر مکرم انند نائیڈو صاحب (Anand Naidu) نے اپنے مذہب کا تعارف کرایا کہ ہم اصل میں ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کو سمجھنے کے کئی طریق اپنائے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ انسانی روح اس دنیا میں اپنے کئے ہوئے اعمال کے مطابق جنم لیتی ہے اس لئے ہمیں اچھے اعمال کرنے چاہئیں۔

مکرم انند نائیڈو کی تقریر کے بعد پارلیمنٹ کے ممبر مکرم اشرف چودھری نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ نے مذہبی رواداری بڑھانے کی خاطر یہ جلسہ منعقد کیا ہے اور اس کی ان حالات میں بہت زیادہ ضرورت تھی۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ چھوٹی جماعت ہے لیکن کام بڑے بڑے کر رہی ہے۔

بعدہٗ یہودی مذہب کے عالم تیپنی ڈینیل (Tipene Daniels) جو نیوزی لینڈ کے موری قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں نے حضرت موسیٰ کی پیدائش کا واقعہ سنایا اور کہا کہ موسیٰ کا لفظ یونانی لفظ مشے سے بنا ہے جس کا مطلب باہر نکالنا ہے کیونکہ آپ کو دریا سے باہر نکالا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہودی مذہب اور اس کے ماننے والے خدا کے قریبی اور پیارے لوگ ہیں۔

زرتشت مذہب کی طرف سے مسٹر فریڈی واریاوا (Mr. Freddy Variava) نے کہا کہ اس وقت دنیا میں بہت زیادہ بدامنی ہے جس سے نفرت مزید بڑھ رہی ہے اور جماعت احمدیہ کا یہ قدم دلوں کو قریب لانے کا باعث ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اچھی سوچ اور ہاتھ سے اچھے اعمال امن پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

بدھ مذہب کی طرف سے مس میاؤیو (Miao Yu) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو بحیثیت انسان مل جل کر رہنا چاہئے اور اس کے لئے انہوں نے جماعت کی کوششوں کو سراہا۔

عیسائیت کی طرف سے ریورنڈ بروس کیلی (Reverend Bruce Keeley) نے کہا کہ اکثر لوگ دوسرے مذاہب کے بارہ میں سنی سنائی باتوں سے کہانیاں بنا لیتے ہیں اور خصوصاً میڈیا اس میں مزید خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ نے باہمی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس جلسہ کا انعقاد کیا ہے۔ باہمی اخوت اور بھائی چارے کا جو نمونہ مَیں نے ان میں دیکھا ہے وہ قابل مثال ہے۔

سکھ مذہب کے طرف سے مسٹر ایچ پی لوتھرا (Mr HP Luthera) نے حضرت بابا گرونانک کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ باباجی نے آ کر ہندو مسلم کو ملا دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ سب مذاہب کو قریب لانے کی کوشش کر رہی ہے۔

سب سے آخر میں اسلام کی طرف سے خاکسار نے تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ ہم سب کا خدا ربّ العالمین یعنی سب قوموں کا واحد خدا ہے اور سب مذاہب اسی خدا کی طرف سے ہی آئے ہیں اور اپنے اپنے وقتوں میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے وقت کے لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے جو خدائی تعلیم دی وہ سچی تھی۔ آخر وہ وقت آ گیا کہ جس کی سب پچھلے انبیاء پیشگوئیاں کرتے چلے آئے تھے تو خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو سب قوموں کے لئے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا اور اس طرح سب قوموں کو بھائی بھائی بنا کر ایک جھنڈے کے نیچے متحد کر دیا۔ مَیں نے بتایا کہ کوئی مذہب اپنے منبع میں جھوٹا نہیں ہے لیکن اسلام اب روئے زمین پر خدا کی طرف سے آخری مذہب ہے اور قرآن آخری شریعت ہے۔ اسلام میں سب مذاہب کی سچائی موجود ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہے تو اسے اپنا نبی یا اپنی کتاب کی سچی تعلیم کو چھوڑنا نہیں پڑتا اور یہ اسلام ہی کی منفرد خوبی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آج جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں وہ اسلامی تعلیم کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض لوگ یا طاقتیں اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام ہر لحاظ سے محبت اور اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک سچا مسلمان کسی طرح بھی اپنی مساجد کو بم سے نہیں اڑا سکتا ہے۔ اسی طرح جبکہ خودکشی حرام ہے تو ایک مسلمان کبھی بھی بم لگا کر خودکش حملہ نہیں کر سکتا۔ افسوس ہے کہ کچھ نام نہاد مطلب پرست مسلمان اسلام کی آڑ میں جہاد کے نام پر اپنے ہی ملک اور مذہب کے بے قصور لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت میں نہ تو اسلام ہے اور نہ ہی یہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں۔ حقیقی مسلمان امن پسند اور انسانیت سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم مسلمانوں کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ اے لوگو جو مَیں تمہیں کہتا ہوں اس کو غور سے سنو اور یاد رکھو کہ سب انسان چاہے وہ کسی علاقہ یا قبیلہ کے ہوں برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر بالادستی نہیں۔ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ خاکسار نے حاضرین کو مزید بتایا کہ اختلافات کی بجائے اگر ہم اپنے مذاہب کی مشترکہ خوبیوں پر نظر ڈالیں تو ہم ایک محبت اور امن سے بھرپور سوسائٹی کی بنیاد ڈال سکتے ہیں۔

آخر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے حاضرین کے سامنے امن اور اتحاد پیدا کرنے کے تین بنیادی اصول پیش کئے کہ مذہبی یا فرقہ وارانہ اختلاف میں کبھی بھی طاقت کا ناجائز استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ ہر شخص کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے یا اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے۔ اسی طرح ہر شخص دوسرے مذہب کی کتب اور انبیاء کی عزت کرے اور ان کے خلاف کسی قسم کی بدزبانی نہ کرے اور ان پر عمل کروانے کے لئے کسی ملکی یا انٹرنیشنل قانون بنانے کی ضرورت نہیں بلکہ بدزبانی کرنے والے شخص کو عوام الناس کی رائے سے ذلیل و خوار کروایا جائے۔

جلسہ کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے جلسہ پر تشریف لانے والے حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ منفی سوچ رکھنے والے عناصر ہمیشہ سچائی کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم سب خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ آج کی مصروف دنیا میں مذہب کی خاطر وقت نکالنا بہت مشکل ہے آپ حضرات کا تشریف لانا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ یقیناً ہمارے خیال سے متفق ہیں کہ مذہب کے ذریعہ سے ہم سب امن اور پیار سے مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ آخر میں مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے دعا کرائی۔

جلسہ کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ آنے والے سب مہمان جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوئے۔ اکثر سرکردہ مہمانوں نے کھلے طور پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ آپ کی جماعت نے بہت اچھا موضوع چنا ہے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے۔ اکثر مہمان کھانے کے بعد بھی کافی دیر تک احمدی احباب سے گفت و شنید میں مصروف رہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نیک مقاصد میں برکت ڈالے اور امن اور پیار کے بھوکے انسانوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرائے اور انسان ایک بار پھر خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے دین مصطفوی ﷺ کے نور سے بہرہ ور ہو کر پیار اور محبت بھری جنت نما دنیا میں رہنا شروع کر دیں۔ آمین۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

اصحاب احمدؑ کا صبر واستقامت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 31/اکتوبر 2005ء میں شامل اشاعت مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اصحابؓ کے صبر واستقامت کا حال قلمبند کیا ہے جن میں سے حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کا ذکر خیر ہدیۂ قارئین ہے:

خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب درویش کا بیان ہے کہ سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کو کاروبار میں اتنا شدید نقصان پہنچا تھا کہ بالعموم ایسے صدمہ کی برداشت نہ لاکر تاجر خودکشی کرلیا کرتے ہیں یا حرکت قلب بند ہوکر موت واقع ہوجاتی ہے لیکن آپ پر اس نقصان عظیم کا کوئی خاص اثر معلوم نہ ہوتا تھا۔ سیٹھ صاحب ہمیشہ فرماتے تھے کہ ہماری کچھ غلطیاں ہمارے نامہ اعمال میں ہوں گی اس لئے یہ آزمائش پیش آئی۔ آپؓ آستانہ الٰہی پر جھکے رہے اور بمطابق وعدہ آپؓ پر ملائکہ کا نزول ہوا، بشارات ملیں اور آپؓ کی طبیعت میں ایک سکون اور اطمینان ودیعت ہوا۔

جب آپ رنگون تجارت کیلئے چلے گئے اور یکدم تجارت میں لاکھوں روپے کا خسارہ ہوا۔ ان دنوں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی مالیت کے بارہ دیوانی مقدمات آپ پر دائر ہوگئے۔ گھر سے فوری واپسی کیلئے تار آیا۔ آپؓ دعائیں کرتے ہوئے واپس لوٹے۔ جب جہاز مدراس کی گودی میں لنگر ڈال رہا تھا تو آپؓ کی زبان پر بار بار لَاَغْلِبَنَّ لِاَمْرِیْ کے الفاظ جاری ہوئے۔ چنانچہ آپ کو کامل اطمینان ہوگیا اور اپنے بیٹے کو بھی تسلّی دی۔

مخالفین کا کہنا تھا کہ چونکہ سیٹھ صاحبؓ نے جھوٹے سلسلہ کی خاطر مال و دولت خرچ کی اس لئے ان کا گھر برباد ہوگیا۔ چنانچہ ایک دفعہ جمعہ کے بعد آپؓ نے مسجد احمدیہ یادگیر میں کہا کہ لوگ میرے خسارہ کو دیکھ کر باتیں کرتے ہیں۔ میں مسجد میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار بتایا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ تجارت کی حالت پہلے جیسی نہ ہوجائے۔

اس ابتلاء میں آپ کے یہ اوصاف بھی اجاگر ہوئے کہ باوجود وکلاء کی تلقین کے آپ نے جھوٹ بولنے سے انکار کیا اور راستبازی و راست گفتاری کا دامن نہ چھوڑا جو بہت ہی مشکل امر تھا۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ 1930ء میں آپؓ نے خسارہ کی وجہ سے دو لاکھ روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ 1934ء میں آپؓ نے تحریر کیا کہ گزشتہ تین سال میں میرا تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے جبکہ ایک لاکھ روپیہ کاروبار میں لگا ہوا ہے اور اتنا ہی میرے ذمہ قرض ہے۔ 1936ء میں تحریر کیا کہ اب آمد دوصد روپیہ ماہوار بھی نہیں رہی۔ 1940ء میں آپؓ پر نوے ہزار روپے کے مقدمات دائر ہوئے۔ وکلاء کا خرچ علیحدہ۔ صرف ساٹھ روپے آپ گھر کے اخراجات کے لئے لیتے تھے کیونکہ گزشتہ سال کے کاروبار میں صرف دس ہزار روپیہ کی بچت ہوئی تھی جو رقوم مقدمات وغیرہ کے بالمقابل کچھ حیثیت نہ رکھتا تھا۔

ایک شخص نے آپ سے ایک تیل نکالنے کی مشین (Oil Mill) کا اکیس ہزار میں سودا کرلیا۔ مشین پون لاکھ کی مالیت کی تھی۔ سودے کا علم پاکر آپ کے بہی خواہوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ ہزار سر پٹخے۔ متعدد اور قانوناً جائز راہیں بتائیں۔ گو کہ اس تباہ حالی میں مزید نقصان آپؓ کو بربادی کے اتھاہ گڑھے میں گرادینے اور آپؓ کو زندہ درگور کرنے کے مترادف تھا لیکن آپ نے پورے سکون و انشراح سے کہا کہ میں زبان کرچکا ہوں، سودا ہوچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جس کی مافی الصدور پر نظر ہوتی ہے، یہ ادا ایسی بھائی کہ اس نے اس قلیل رقم کو ہی بہت بابرکت بنادیا۔ آپ یہی قلیل رقم لے کر بہت سے مقامات پر مقدمات کرنے والوں کے پاس گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب پر ایسا تصرف کیا کہ انہوں نے رقومات متدعویہ سے کم رقوم لے کر مقدمات ختم کردیئے اور اس رقم سے بارہ مقدمات نپٹ گئے۔ آپ کا بارہ سالہ صبر واستقلال بے ثمر نہ رہا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عمر دراز عطا کی اور وفات کا حادثہ اس وقت پیش آیا جبکہ نہ صرف مقدمات ختم اور قرضے بے باق ہوچکے تھے بلکہ آپ کے ورثاء کے لئے بھی پریشانی کا کوئی سامان باقی نہ رہا تھا۔ کاروبار کی حالت اچھی ہوگئی تھی۔ علاوہ ازیں آپ نے ان کے لئے کافی جائیداد ترکہ میں چھوڑی۔

محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/اکتوبر 2005ء میں مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے اپنے والد محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم حکیم صاحب میلواں ضلع گورداسپور میں 1924ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں دو تین سال پڑھا۔ تقسیم ملک کے بعد ضلع سیالکوٹ کے گاؤں اسلم پور میں رہائش اختیار کی اور طبابت کا پیشہ اپنایا۔ 1957ء کے جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے تو حضرت مصلح موعودؓ کا خطاب سن کر اپنے آپ کو وقف کردیا۔ آپ کی ڈیوٹی بطور معلم وقف جدید ضلع سیالکوٹ کے ہی ایک قریبی گاؤں میں لگائی گئی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے گاؤں میں احمدیہ مسجد بنوائی۔ اس کے بعد جہاں بھی آپ متعین ہوئے، آپ نے نئی مسجد بنوائی یا پرانی مسجد کو درست کروایا۔ معلمین وقف جدید کی ابتدائی کلاسیں مسجد مبارک میں لگا کرتی تھیں۔ آپ کو ان کلاسوں میں پڑھانے کا موقع بھی ملتا رہا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بڑے انہماک سے مطالعہ کرتے اور اسی کی برکت تھی کہ B.A اور M.A کے طلبا بھی آپ سے اردو، عربی اور فارسی پڑھتے۔ سینکڑوں لڑکوں اور لڑکیوں کو آپ نے ناظرہ کے علاوہ باترجمہ قرآن مجید پڑھایا اور نماز باترجمہ یاد کروائی۔

آپ کو پنجاب کے کئی اضلاع میں خدمت کا موقع ملا لیکن زیادہ عرصہ ڈسکہ شہر میں رہے جو ہمارے گاؤں سے قریب تھا۔ گاؤں سے شہر آنے والوں کی خوب مہمان نوازی کرتے۔ مرکز سلسلہ سے بھی بہت پیار تھا چنانچہ 1966ء میں دارالعلوم شرقی میں مکان بنوایا اور گھر کے دو تین افراد یہاں بھجوادیئے۔ پھر 1971ء میں ہم مستقل طور پر ربوہ منتقل ہوگئے۔ آپ نے اپنے ایک بیٹے حافظ حفیظ الرحمٰن مربی سلسلہ و نائب ناظر مال خرچ کو قرآن کریم بھی حفظ کروایا۔ اپنے سب بچوں کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے۔

1978ء میں آپ نے اپنے اٹھائیس سالہ موصی بیٹے کی اچانک وفات پر کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ 1979ء میں آپ کی اہلیہ کا بھی انتقال ہوگیا، وہ بھی موصیہ تھیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے صحت کی خرابی کی بناء پر دفتر سے بلاتنخواہ رخصت لے لی۔ رخصت ختم ہونے میں ابھی چند یوم باقی تھے کہ مجھے فرمایا کہ 9,8 ہزار روپے کی ضرورت ہے، میں نے حصہ جائیداد ادا کرنا ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ اس معاملہ میں آپ بالکل فکر نہ کریں، ویسے بھی اتنی جلدی کی ضرورت نہیں مگر آپ نے بڑی وضاحت سے کہا کہ چند دن میں انتظام ضروری ہے۔ اس کے پانچویں دن ہی 58 سال کی عمر میں 13 جون 1981ء کو آپ کی اچانک وفات ہوگئی۔

مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 ستمبر 2005ء میں مکرم محمود احمد قریشی صاحب اپنے تایازاد بھائی مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہرؓ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ قادیان میں 1930ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل کے بعد 1945ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ قیام پاکستان کے بعد پہلا سال آپ مدرسہ احمدیہ کے ساتھ ساتھ لاہور، چنیوٹ اور احمدنگر میں منتقل ہوتے رہے۔ پھر جون 1948ء تا اکتوبر 1948ء آپ نے بطور فرقان فورس میں خدمات سرانجام دیں اور تمغہ خدمت حاصل کیا۔ 1951ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد میدان عمل میں قدم رکھا اور لمبا عرصہ فیصل آباد اور شیخوپورہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ بیرون پاکستان نائیجیریا، یوگنڈا اور کینیڈا میں بھی خدمت دین سرانجام دینے کا موقع ملا اور یہ تمام عرصہ انہوں نے بہت صبر و تحمل کے ساتھ اہل وعیال کے بغیر گزارا۔ بعد ازاں مرکز سلسلہ میں بطور نائب ناظر مال آمد تندہی سے خدمات سرانجام دیں۔ 1968ء میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ آپ مخلص، منکسر المزاج، حلیم الطبع، عمدہ اخلاق اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ نرم خُو تھے۔ صفائی اور اچھا لباس پہننے کا شوق تھا۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔

کینسر جیسی موذی مرض کا دو سال تک بڑے صبر سے مقابلہ کرتے رہے۔ 6 جون 2005ء کی صبح وفات پائی۔ پسماندگان میں ایک بیوہ (جو محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر کی بیٹی ہیں)، دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

محترم غلام رسول صاحب وانی

ہفت روزہ ''بدر'' ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۵ء میں مکرم عاشق حسین گنائی صاحب کے قلم سے محترم غلام رسول وانی صاحب کا مختصر ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم غلام رسول صاحب ۱۹۴۵ء میں عبدالعزیز صاحب وانی آف کیموہ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے ماموں جماعت احمدیہ ناصر آباد میں رہائش پذیر تھے جن کے پاس رہ کر آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ آپ کے والد نے آپ کو خاص طور پر احمدیت کے خلاف تعلیم دی تھی لیکن آپ تقریباً تین سال خواب میں پُرنُور چہرہ والے ایک آدمی کو دیکھتے رہے جو یہ نصیحت کرتا کہ احمدیت سچی ہے۔ چنانچہ بالآخر آپ نے احمدیت قبول کرلی۔ اس پر آپ کے والد نے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ جب آپ ایمان پر قائم رہے تو انہوں نے گھر سے نکال دیا۔ پھر آپ مزدوری کرنے لگے۔ ہر جلسہ سالانہ پر قادیان بھی جایا کرتے۔ ایک بار آپ کے پاس پیسے نہیں تھے تو اپنی چادر بیچ کر کرایہ ادا کیا۔ اپنے والد کی جائیداد سے آپ خود دستبردار ہوگئے۔ ۱۹۶۸ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا مکان بنانے کی بھی توفیق بخشی اور ۱۹۹۸ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی عطا ہوئی جس کی ۱۹۷۵ء میں ایک خواب کے ذریعہ بشارت دی گئی تھی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۴/جولائی ۲۰۰۵ء میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی نظم شامل اشاعت ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے الہامی مصرعہ ''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں'' پر تضمین ہے۔ اس نظم سے انتخاب پیش خدمت ہے:

لذتِ ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں
تجھ کو پانے کیلئے گم ہوں میں تیری راہ میں
نغمہ خواہ ہوں صدق دل سے تیری جلوہ گاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

تو غنی ہے اور میں تیری گلی کا اک فقیر
کیجئے منظور مجھ سے گرچہ ہدیہ ہے حقیر
مطمئن ہو جائے دل کچھ تو اثر ہے آہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

لاج رکھ لینا مرے حسنِ طلب کی جانِ جاں
مجھ کو شرمندہ نہ کیجو تو بوقت امتحاں
دیکھ کچھ تحفے ہیں میرے دامنِ کوتاہ میں
''جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں''

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

19th January 2007 – 25th January 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19th January 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 282, Recorded on 08/05/1997.
02:35	Seminar: A seminar including a speech on the topic of 'Holy wars in the time of Holy Prophet (saw)'.
03:10	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
04:00	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 161, Recorded on 18th November 1996.
05:05	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor. Recorded on 11h December 2004.
08:15	Siraiki Service
09:00	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 29, Recorded on 10th March 1995.
10:05	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Tilaawat & MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bangla Shomprochar
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:20	Friday Sermon [R]
17:20	Interview: An interview with Saleem Shah Jahanpuri.
18:30	Arabic Service
20:25	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:25	Urdu Mulaqa'at: Session 29 [R]
23:25	MTA Variety: A discussion programme on the 'Attributes of Allah'.

Saturday 20th January 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15	Le Francais C'est Facile: No. 89
01:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 283, Recorded on 13/05/1997.
03:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 19th January 2007.
04:10	Bangla Shomprochar
05:10	Interview: An interview in Urdu with Abdul Manan Naheed.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 25th September 2004.
08:05	Ashab-e-Ahmad
08:40	Friday Sermon [R]
09:40	Seerat Un Nabi
10:05	Indonesian Service
11:00	French Service
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55	Bengali Service
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:00	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
16:50	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8 July 1995.
17:55	Australian Wild Life
18:30	Arabic Service
20:50	MTA International Jama'at News
21:20	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:20	Ahab-e-Ahmad
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 21st January 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Seerat-un-Nabi (saw)
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 287, recorded on 28/05/1997.
02:35	Ashab-e-Ahmad
03:15	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 19th January 2007.
04:25	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
05:30	Australian Wildlife. Part 1.
06:00	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor . Recorded on 13 March 2005.
08:10	Learning Arabic: Programme No. 14
08:30	MTA Travel: A travel programme showing a visit to the Moroccan city of Marrakesh.
09:00	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
09:55	Indonesian Service
11:00	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 12th May 2006.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Service
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 19th January 2007.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:05	Huzoor's Tours [R]
17:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th March 1994. Part 1.
18:05	Learning Arabic: Programme No. 14
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 288, Recorded on 29/05/1997.
20:30	MTA International News Review [R]
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:00	Huzoor's Tours [R]
22:55	Ilmi Khutbaat

Monday 22nd January 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10	Learning Arabic: Programme No. 14
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 288, Recorded on 29/05/1997.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 19th January 2007.
03:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th March 1994. Part 1.
04:25	Ilmi Khutbaat
05:30	MTA Travel: A travel programme showing a visit to the Moroccan city of Marrakesh.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 6th February 2005.
08:15	Le Francais C'est Facile, Programme No. 36
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 29, Recorded on 4th May 1998.
09:55	Indonesian Service
11:00	Signs of Latter Days
12:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:25	Bengali Service
14:40	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 17/02/2006.
15:45	Signs of the Latter Days [R]
16:45	Medical Matters
17:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 303, Recorded on 08/07/1997.
20:45	MTA International Jama'at News
21:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:25	Spotlight [R]
23:05	Friday Sermon: recorded on 17/02/2006

Tuesday 23rd January 2007

00:15	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:25	Medical Matters
02:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 303, Recorded on 08/07/1997.
03:20	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 17/02/2006.
04:25	Le Francais C'est Facile, Programme No. 36
04:55	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 29, Recorded on 4th May 1998.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:15	Children's Class with Huzoor. Recorded on 22nd January 2005.
08:25	Learning Arabic, programme No. 14
08:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
09:55	Indonesian Service
10:55	Sindhi Service
11:50	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00	Bengali Service
14:05	Jalsa Salana UK 2004: Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community, on the occasion of Jalsa Salana UK, from the ladies jalsa gah. Recorded on 31st July 2004.
15:00	Seerat-un-Nabi (saw): A programme featuring different speeches about the life and characteristics of the Holy Prophet (saw).
16:05	Children's Class [R]
17:10	Learning Arabic, programme no. 14 [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Children's Class [R]
22:10	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:05	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Wednesday 24th January 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:20	Learning Arabic, Programme No. 14
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 304. Recorded on: 09/07/1997.
02:45	Jalsa Salana USA 2006: Proceedings of the Jalsa Salana including speeches by Ameer Sahib of USA and Falah-ud-Din Shams. Recorded on 18th September 2006.
03:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
04:50	Seerat-un-Nabi (saw): A programme featuring different speeches about the life and characteristics of the Holy Prophet (saw).
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 20th November 2004.
08:15	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
09:45	Indonesian Service
10:50	Swahili Service
11:45	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
12:45	Bengali Service
13:35	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22/07/1983.
14:10	Australian Wildlife. Part 2.
14:40	Jalsa Speeches: A speech delivered by Ibrahim Noonan on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom. Recorded on 30th July 2000.
16:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:55	Lajna Magazine
17:30	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 305, Recorded on: 10/07/1997.
20:30	MTA International News Review
21:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:10	Jalsa Speeches [R]
22:55	From the Archives [R]
23:30	Lajna Magazine [R]

Thursday 25th January 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 305, Recorded on: 10/07/1997.
02:30	The Philosophy of the Teachings of Islam
02:55	Hamari Kaa'enaat
03:50	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22/07/1983.
04:10	Seminar: A Seminar on the topic of 'Signs in the Holy Qur'an'.
05:00	Lajna Magazine
05:30	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 27th March 2005.
08:05	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no: 6, Recorded on: 27/03/1994.
08:50	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
09:45	Al Maa'idah: A cookery programme
10:05	Indonesian Service
11:05	MTA Travel: A documentary about the Canadian city of Vancouver.
11:30	Pushto Service
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bengali Service
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 162, Recorded on 19th November 1996.
15:05	Seerat-un-Nabi (saw): A discussion about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:45	Huzoor's Tours [R]
16:40	English Mulaqa'at, Session: 6 [R]
17:25	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
18:30	Arabic Service
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, Session: 162 [R]
22:05	Al Maa'idah: A cookery programme
22:35	MTA Travel [R]
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday January 12, 2007 | Issue No. 02

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

دنیاداروں کو خداتعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اندازہ نہیں۔ انہیں یہ پتہ نہیں کہ خداتعالیٰ اپنے انبیاء کے لئے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔

مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں اور شرارتوں پر قرآن کریم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے تنبیہ۔

(خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی اہمیت اورلٹریچر کی بکثرت اشاعت سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح)

انفرادی وفیملی ملاقاتیں، تقریب نکاح میں شمولیت، بیت القیوم کا وزٹ۔

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

تیسرا روز مؤرخہ 20؍دسمبر 2006ء

نماز فجر کے مقررہ وقت سوا سات بجے حضور انور نماز ہال میں تشریف لائے اور باجماعت نماز پڑھائی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت السبوح کے احاطہ میں واقعہ اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ آج حضور سے جرمنی جماعت کے احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام تھا، چنانچہ حضور انور نے دوپہر 1:35 تک 54 خاندانوں کے 189 افراد سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں جبکہ 13احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

ملاقاتوں کے اختتام پر حضور چند منٹوں کیلئے اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے اور 1:50 پر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھائیں۔

تقریب نکاح میں شمولیت

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نماز ہال میں ہی تشریف فرما رہے اور مشنری انچارج جرمنی مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے حضور کی اجازت سے ایک جرمن جوڑے Zunachst Findet اور Martin Harter اور دو پاکستانی جوڑوں عالیہ انجم احمد صاحبہ اور نوید الاسلام چیمہ صاحب اور فریحہ محمود صاحبہ اور محمود اکبر الطاف صاحب کے نکاحوں کا اعلان کیا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارک باد دی اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ Martin Harter اور لڑکی کے وکیل مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی سے گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور نے راہنمائی فرمائی کہ "جس لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو خلیفۃ المسیح اس کے ولی ہوتے ہیں، جو نکاح کیلئے اپنی نمائندگی میں کسی کو وکیل مقرر کرتے ہیں۔" Zunachst Findet کے مقررہ وکیل مکرم محمد احمد صاحب راشد مربی سلسلہ جرمنی کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح کے موقعہ پر حاضر نہ ہو سکتے تھے، جس کیلئے انہوں نے مکرم سعید گیسلر صاحب کو اپنا وکیل مقرر کیا تھا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سعید گیسلر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ولی کے وکیل نہیں بلکہ وکیل کے وکیل ہیں۔

بیت القیوم کا وزٹ

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چہل قدمی کیلئے باہر تشریف لائے اور بیت القیوم کی طرف قصد فرمایا۔ راستہ میں حضور انور نے مکرم محمد عبداللہ سپرا صاحب آف ٹھٹھہ چندو ضلع جھنگ حال مقیم جرمنی کے بارہ میں دریافت فرمایا، مکرم عبداللہ صاحب فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ حضور انور نے مکرم محمد عبداللہ صاحب سے ان کی والدہ صاحبہ کی وفات پر گاؤں کے بعض شریر لوگوں کے شیطان فطرت ملاؤں سے مل کر احمدیت کے حوالہ سے تدفین کا مسئلہ پیدا کرنے کی تفصیل دریافت فرمائی۔ مکرم عبداللہ صاحب نے اس معاملہ کی تفصیل بتاتے ہوئے عرض کی کہ اگرچہ یہ ایک تکلیف دہ معاملہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو ہمارے لئے آسان بنا دیا اور اس کے نتیجہ میں ہمیں کئی قسم کے انعامات سے نوازا۔ مکرم عبداللہ صاحب نے بتایا کہ اس مسئلہ میں ربوہ کے ملاؤں نے گاؤں کے انہیں شیطان فطرت لوگوں کو اپنا آلہ کار بنایا، جنہیں ملاؤں نے چند سال قبل حضور انور پر بنائے جانے والے مقدمہ میں گواہ بنایا تھا اور پھر مقامی ڈی ایس پی کی شرارت سے پولیس نے بھی اس معاملہ میں مداخلت کی اور ہمیں آبائی قبرستان میں تدفین سے روک دیا۔ اس صورت حال میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ہدایت ملی کہ شر سے محفوظ رہنے کیلئے یا تو میت کو تدفین کیلئے ربوہ لے آئیں، یا پھر اپنے گاؤں میں احمدیہ قبرستان کی بنیاد ڈالیں۔ چنانچہ مرکز کی اس راہنمائی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے اپنی زمین میں سے دو کنال جگہ احمدیہ قبرستان کیلئے مختص کر کے احمدیہ قبرستان کی بنیاد رکھ دی ہے۔

دوران سیر حضور انور نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ روز جس مکان کی بابت معلومات لینے کیلئے کہا گیا تھا، اس کا کیا بنا ہے، محترم صدر صاحب نے اس بارہ میں حاصل کردہ معلومات پیش کیں۔

بیت القیوم پہنچنے پر حضور انور نے قریبی زمین میں ایک نئے انداز سے ٹریکٹر کے ساتھ ہل چلانے کے طریق کار کو کچھ دیر کیلئے ملاحظہ فرمایا اور اس بارہ میں اپنی ماہرانہ اور قیمتی معلومات سے خدام کو آگاہ فرمایا۔ نیز حضور انور نے بیت القیوم سے ملحقہ، باڑ سے گھری ہوئی زمین کی بابت دریافت فرمایا کہ یہ کس کی زمین ہے اور اس طرح غیر آباد کیوں پڑی ہے؟ بیت القیوم میں مقیم مکرم یحییٰ صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ ملکی قانون کے مطابق ہم اس پر کوئی تعمیر نہیں کر سکتے اور چونکہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ کے علاقہ میں درخت اور گھاس وغیرہ لگانے کی اجازت ہے اس لئے ہم یہاں درخت اور اچھی گھاس لگا کر اسے بچوں کے کھیلنے کیلئے پارک وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ حضور انور نے وہاں موجود بھیڑ بکریوں کے وزن اور ان کے ذبح کرنے کی عمر کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا اور پھر زمین اور جانوروں کے بارہ میں قیمتی معلومات سے نوازا۔ اس دوران مکرم امیر صاحب جرمنی بھی وہاں پہنچ گئے۔

مکرم یحییٰ صاحب نے وہاں موجود نئے جرمن جوڑے Zunachst Findet اور Martin Harter سے حضور کا تعارف کروایا تو حضور نے Martin Harter کے بارہ میں فرمایا کہ انہیں تو میں نکاح کے موقعہ پر مل چکا ہوں۔ Zunachst Findet نے بھی حضور کی خدمت میں سلام عرض کی۔ حضور انور نے Martin Harter سے ولیمہ کی بابت دریافت فرمایا اور انہیں اس بارہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ولیمہ ضروری ہے اس لئے وہ اپنے ان چند دوستوں کو کچھ کھلا کر اس کی تعمیل کر سکتے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے وہاں موجود ایک جرمن احمدی کا حضور سے تعارف کروایا، حضور انور نے اس نوجوان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا تو اس نے نہایت عقیدت سے حضور کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت پائی اور حضور انور نے کافی دیر تک اپنا ہاتھ اسے تھمائے رکھا۔ حضور انور نے اس نوجوان سے اس کے کام کاج اور اس کے سسرال کے بابت بھی دریافت فرمایا۔

اس وقت تک حضور بیت القیوم سے ملحقہ اس باڑ والی زمین کے باہر سڑک کے کنارہ کھڑے تھے، کچھ دیر بعد حضور انور بیت القیوم کے اندر تشریف لے گئے اور بیت القیوم کے مین ہال سے گزر کر عقب میں تشریف لے گئے جہاں کھانا تیار ہو رہا تھا۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ قافلہ کے مہمانوں کیلئے کھانا تیار ہو رہا ہے۔ پھر حضور نے گوشت کی کٹائی کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ اگر بوٹی چھوٹی رکھی جائے تو پکنے اور کھانے میں بہتر ہوتی ہے۔

بیت القیوم سے واپسی پر حضور انور نے مکرم یحییٰ صاحب کے وہاں موجود بچوں کو پیار کیا۔ نیز بیت القیوم کے اندر تشریف لے جاتے اور باہر آتے ہوئے مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی کی اہلیہ صاحبہ نے، جو اپنے بچوں کے ہمراہ وہاں موجود تھیں، حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضور نے ان بچوں کو پیار کرتے ہوئے ان کے سروں پر دست شفقت پھیرا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت القیوم سے واپسی فرمائی اور پانچ بجے حضور انور کا بیت السبوح میں ورود ہوا اور پھر آپ اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے شام حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے 49 خاندانوں کے 232 احباب سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا، آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور اپنے رہائش گاہ تشریف لے گئے اور 8:20 پر نماز مغرب وعشاء کیلئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نماز سے پہلے حضور انور نے سیالکوٹ پاکستان سے تعلق رکھنے والے مکرم عنایت اللہ صاحب، جن کی 17؍دسمبر کو جرمنی میں وفات ہوئی تھی، کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ حضور انور نے مکرم محمد عبداللہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں